قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا

اللہ پاک فرماتے ہیں
اور قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر خوب سنوار کر پڑھو

عام مسلمانوں کو **تجوید القرآن**
سکھلانے کیلئے آسان اور مختصر کتابچہ

فتح الکریم المنان
فی
تجوید کلام الرحمٰن

المعروف بہ

تحفة القاري

جو کہ دو قسموں پر مشتمل ہے:

- ملتی جلتی آوازوں والے حروف کی پہچان اور عملی مشق
- تجوید کے ضروری "مسائل و قواعد" کی پہچان اور عملی مشق

جنہیں:- عملی طور پر کیسٹ میں ریکارڈ کر کے عام فہم اور آسان ترین الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ قرآنِ مجید کے الفاظ کی صحیح ادائیگی کو نہایت آسان طریقے سے سمجھا جا سکے۔

خادم القرآن و علومہ

محمد ابراہیم بن حافظ محمد عبداللہ

میر محمدی ــــــ عفا اللہ عنہما

كلية القرآن الكريم و العلوم الاسلامية

۹۱/ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

r نام کتاب ــــــــــــــــــــ **تحفة القاری**

r نام مؤلف ــــــــــــــــــــ محمد اِبراہیم میر محمدی

r ناشران ــــــــــــــــــــ طلباء کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیۃ

r طبع اوّل ــــــــــــــــــــ جولائی ۲۰۰۰ء

r کمپوزنگ ــــــــــــــــــــ حافظ اَنس نضر مدنی [متعلّم مدینہ یونیورسٹی]

r پریس ــــــــــــــــــــ شرکت پرنٹنگ پریس، نسبت روڈ، لاہور

ملنے کا پتہ

جامعة لاهور الاسلامية

۹۱۔ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

' 5852591 / 5837339 '

تحفة القاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

﴿ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴾ یعنی: ہم نے قرآن (بواسطہ جبریلؑ) ترتیل کیساتھ (اَپنے رسول ﷺ) کو پڑھ کر سنایا۔

اَور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴾ یعنی: قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر (اِطمینان) کے ساتھ پڑھو۔

اَور تیسری جگہ فرمایا:

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ | یعنی: قرآن کریم کو ہم نے صاف صاف اَور واضح اَنداز میں ترتیل کیساتھ اُتارا۔ تا کہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ترتیل کیساتھ پڑھ کر سنائیں۔

حضرت علیؓ سے ''ترتیل'' کے معنی پوچھے گئے تو آپؓ نے فرمایا:

اَلتَّرْتِيْلُ: هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ | یعنی: حروف کو تجوید کے ساتھ اَدا کرنا اور اَوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے۔

مذکورہ آیات سے ''ترتیل'' کی عظمت و اَہمیت اور اسکا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اور اس علم کی فضیلت کیلئے اتنی بات کافی ہے کہ اللہ سبحانہ نے ان آیتوں میں ''ترتیل'' کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ نیز اَپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ بھی قرآن ترتیل سے پڑھا کریں، اَور لوگوں کو بھی ترتیل سے پڑھائیں، اور ان کو ترتیل ہی کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیں۔

چنانچہ! آیات ﴿ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ ﴾ اور ﴿ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا ﴾ میں تو ترتیل کی نسبت اپنی طرف کی ہے کہ ہم نے ترتیل کے ساتھ پڑھا اور سنایا ہے۔ اور ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴾ میں نبی کریم ﷺ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا، اَور ﴿ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ ﴾ میں ترتیل کے ساتھ پڑھانے کا حکم ہے۔

خلاصہ یہ ہے: کہ جس طرح قرآن مجید کو تجوید یعنی عمدہ صحت اَدا کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اسی طرح اسکے ''مرادی معانی'' سمجھنے کیلئے ''علم وَقف وابتداء'' کا حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

پس اللہ سبحانہ کی رضا اسی میں ہے کہ قرآن مجید کو کامل تجوید اور حسن وَقف وابتداء کی کامل رعایت کے ساتھ پڑھا پڑھایا جائے، اَور اسی میں انسان کی کامیابی ہے۔

﴿ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْمِنَّةُ ﴾

پیشِ لفظ

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصْطَفٰی ـــــ أَمَّا بَعْدُ :

یوں تو ''علم تجوید'' میں چھوٹے بڑے بہت سے رسائل موجود ہیں جو طالبین کو مشعل راہ کا کام دے رہے ہیں، لیکن ان سب کے باوجود ایک ایسے کتابچے کی ضرورت محسوس کی گئی جو عامۃ الناس کیلئے بالعموم اور چھوٹے بچوں و بچیوں کیلئے بالخصوص مفید ثابت ہو سکے، اور جسے پڑھ کر وہ نہایت آسانی کے ساتھ قرآن مجید کے اَلفاظ کے صحیح تلفظ کو سمجھ سکیں۔

چنانچہ! یہ کتابچہ اِسی مقصد کے پیشِ نظر بہت ہی آسان اور عام فہم زَبان میں مرتب کیا گیا ہے۔ اِس مقصد میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی؟ اس کا فیصلہ میں محقق اَساتذۂ فن پر چھوڑتا ہوں۔

چونکہ اس رسالہ میں ''قواعدِ تجوید'' کو مختصر اور سادہ ترین اَلفاظ میں پیش کرنا مقصود ہے، اسلئے طویل اور فنی اصطلاحات سے قصداً گریز کیا گیا ہے۔ جس پر میں ''اہل فن'' سے معذرت خواہ ہوں۔

وَإِنْ کَانَ خَرْقٌ فَادَّرِکْہُ بِفَضْلَۃٍ مِنَ الْحِلْمِ وَلْیُصْلِحْہُ مَنْ جَادَ مِقْوَلَا

اللہ ربُ العزت کی بارگاہ میں استدعا ہے کہ وہ اِس اَدنیٰ سی کاوش کو قبول فرما کر مقبولِ اَنام اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

العبد الفقیر إلی اللّٰہ

اَبو مُصعَب محمد اِبراہیم میر محمدی

غفر اللّٰہ لہ ولوالدیہ ولأساتذتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

اِنَّ اللّٰـہَ یُحِبُّ اَنْ یُقْرَاَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ	یعنی: اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ قرآن جس طرح اُترا ہے اسی طرح پڑھا جائے۔

اُور قرآن کریم خالص عربی زبان میں اُترا ہے۔ اس لئے اس کا لب ولہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہئے۔ اور ''فن تجوید'' عربوں کے لب ولہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے۔

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

اِقْرَءُ وا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَـرَبِ وَاَصْـوَاتِھَا	قرآن مجید کو عربوں کے لب ولہجہ کے مطابق پڑھو۔

یعنی: انکی طرح مخارج وصفات اَدا کرو۔ اُور یہی ''فن تجوید'' ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

جَوِّدُوا الْقُرْاٰنَ وَزَیِّنُوْہُ بِاَحْسَنِ الْاَصْوَاتِ وَاَعْرِبُـوْہُ فَاِنَّہٗ عَرَبِیٌّ وَاللّٰـہُ یُحِـبُّ اَنْ یُعْـرَبَ	قرآن کو تجوید سے پڑھو اور اچھی آوازوں کیساتھ مزین کرو، اُور عربیت کیساتھ پڑھو کیونکہ وہ عربی ہے، اُور اللہ تعالیٰ اس کی عربیت ہی کو پسند کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر زبان کا ایک لب ولہجہ ہوتا ہے، قرآن شریف جب تک عرب میں رہا، اسکی اَدا میں کوئی عیب اُور بھونڈا پن نہیں آیا، پھر عرب سے نکل کر عجمیوں میں پہنچا، تو انہوں نے اسکو اَپنی اَپنی زبانوں کے لب ولہجوں پر پڑھنا شروع کیا۔ جس سے قرآن کی عربیت مجروح ہوئی، اسی وقت سے علماءِ اسلام کو حروف کے مخاج وصفات کی توضیح کی ضرورت پیش آئی، اُور ان قواعد کی پابندی شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں ضروری قرار دی گئی، تاکہ دنیائے اِسلام کے عامۃ المسلمین قرآن کی عربیت اور اسکے لب ولہجہ کو زِیادہ سے زِیادہ سنواریں۔ (الجَوَاھِرُ النَّقِیَّۃ : ۷۴)

﴿ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَالمِنَّۃُ ﴾

اُستاذی واستاذ القراء وشیخ المجودین
حضرت مولانا الحاج قاری المقری
محمد یحییٰ رسولنگری
دَامَتْ بَرَکَاتُهُمْ شَيْخُ العَرَبِ وَالعَجَمِ
ناظم : دار القراء جامعہ عزیزیہ - ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندۂ فقیر نے رِسالہ ''تحفۃ القاری'' عزیزی شمس القراء الشیخ المقری قاری محمد ابراہیم مدنی سلمہ اللہ ومد فیوضہ کی زَبان فیض ترجمان سے اول تا آخر سنا الحمد للہ موصوف کی محنت قابل ستائش ہے۔ شیخ موصوف نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے عوام الناس اور ابتدائی طلبہ کے لئے ایک قیمتی رسالہ مرتب کیا ہے۔

طالبان علوم قراء ات کے لئے موصوف کی ذات ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اس بے قدری کے دور میں موصوف نے پورے ملک کے طول وعرض میں اشاعت قراء ات کے سلسلہ میں انتھک محنت فرمائی ہے جس کی برکت سے محافل حسن قراء ات کے ذریعہ قراء ات صحیحہ کی ترویج اور تشہیر ہو چکی ہے۔

شیخ موصوف نے فنِ تجوید میں پاکستانی قراء سے فائدہ اٹھایا ہے اور علوم قراء ات میں مدینہ یونیورسٹی میں مصر اور حجاز کے وحید العصر کبار علماء سے استفادہ کیا ہے۔

جس کی بنا پر موصوف کی علمی قابلیت قابل رشک ہے، اور تشنگان علوم قراء ات کا آپ کے گرد ہمیشہ ازدھام رہتا ہے، جن میں زیادہ تعداد قراء ات سبعہ وعشرہ پڑھنے والوں کی ہوتی ہے۔

زیر نظر رسالہ میں شیخ موصوف نے فن تجوید کے مسائل کو اختصار اور احسن انداز سے بیان کیا ہے، اور متشابہ الصوت حروف کی پہلے مفردات میں اور پھر مرکبات میں اور ساتھ ہی حرکات ثلاثہ کی بھی عجیب انداز سے مشق کروائی ہے۔ جس سے تلفُّظ کی درستگی کے ساتھ ساتھ حرکات کو مجہول کی بجائے معروف پڑھنا بھی آجائے گا ـــــ اس لحاظ سے یہ رسالہ ان شاء اللہ

صغار اور کبار دونوں طبقوں کے لئے یکساں مفید ہوگا۔

شعبہ حفظ کے مدرسین اگر بچوں کو یہ رسالہ محنت سے پڑھادیں تو ان شاء اللہ تلفّظ میں عجیب نکھار پیدا ہوگا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چشمہ قرآن کے فیض کو تا قیامت جاری وساری رکھے۔۔۔آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ وخیر خلقہٖ محمد وآلہ وأصحابہ أجمعین

حرّرہ العبد الفقیر إلی اللہ

محمد یحییٰ رسولنگری

خادمُ القرآن جامعہ عزیزیہ ساہیوال

تحریراً فی : ۱۶/ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

اَز فقیہ نبیل محقق جلیل شیخ الحدیث والتفسیر **ثنـــاء اللہ** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ مفتی وشیخ الحدیث

حضرت مولانا مفتی حـــافظ **عیسی خان** جامعۃ لاہور الإسلامیۃ – لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر تصنیف ''تحفۃ القاری'' زینت القراء قاری حافظ محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کی محنت کا ثمر ہے، آپ حلقہ قراء میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کی خدمات اَظہر من الشّمس ہیں، بلا امتیاز مذہب ومسلک سب کے نزدیک آپ کو فن قراءت وتجوید میں نمایاں مقام ہے۔ عرصہ دراز سے ان کی کوشش ہے کہ فنِ تجوید وقراءت کے مشکل ترین مسائل کو آسان تر انداز میں پیش کیا جائے۔

تاکہ مسلمان ذکور واناث کے لئے لفظی صحت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنا ممکن ہوسکے۔

کتاب ہذا دو حصوں پر مشتمل ہے:

(1) ملتی جلتی آوازوں والے حروف

(2) تجوید کے چند ضروری احکام

متشابہ الصوت حروف میں نطق کے فرق کو باقاعدہ مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے تا کہ شائقین طلبہ خود بخود اپنی اصلاح کرسکیں بلکہ کیسٹ کی مدد سے اپنی اخطاء کی اصلاح کرنا مہذب ترین طریق کار ہے آدمی خفت محسوس کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔

دوسری قسم میں پندرہ اسباق میں تجوید کے مختلف قواعد وضوابط کی امثلہ کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے اور یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ جس طرح قرآن کے ظاہری حروف اور اس کا رسم الخط محفوظ ہے۔ اسی طرح اس کا طریقۂ تلاوت بھی من وعن تواتر سے ثابت ہے۔ اس میں ذرہ برابر کمی وبیشی کی اِجازت نہیں ــــ لہٰذا! ہر مرد وزن کے لئے اَز حد ضروری ہے کہ طریقہ قراءت کو محفوظ کرے تا کہ مطلوب انداز میں قرآن کے حسن سے تعلق قائم ہوسکے۔

اَخیر میں اس فن کی اہمیت کو واضح الفاظ میں اجاگر کرکے لاپرواہ ضمیر کو خوب جھنجھوڑا ہے شاید کہ یہ لوگ سستی وکاہلی کو دور کرکے مقصد اعلیٰ کی طرف لوٹ آئیں۔

بہر صورت کتابچہ اس لائق ہے کہ اس کو مدارس کے ابتدائی مراحل میں شامل نصاب کیا جائے۔

اللہ رب العزت موصوف کی مساعی جمیلہ قبول فرما کر آخرت کا ذخیرہ بنائے ــــــ آمین

حرّرہ خادم دین اللہ

ثناء اللہ بن عیسیٰ خان

جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور

تحریراًفی : ۱۴۲۱/۳/۲۸ھ

مطابق: یکم جولائی ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حافظ ابن جزریؒ فرماتے ہیں:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ   مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرَانَ اٰثِمٌ

اُور تجوید کے مطابق عمل (تلاوت میں) ضروری اُور لازم ہے جو شخص قواعد تجوید سے قرآن نہ پڑھے گنہگار ہے

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا   وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

کیونکہ قرآن کو اَللہ تعالیٰ نے تجوید ہی کے ساتھ نازِل فرمایا ہے اُور اِسی شان سے اللہ تعالیٰ سے ہم تک وہ پہنچا ہے

یعنی: قواعد تجوید کی رعایت ہر اُس شخص کیلئے جو قرآن پڑھے فرض ہے، کیونکہ قرآن تجوید کے ساتھ ہی نازِل ہوا ہے اُور تجوید کے ساتھ ہی اللہ تعالی کی جانب سے لوحِ محفوظ پھر حضرت جبریلؑ پھر آنحضرت ﷺ پھر حضرات صحابہؓ پھر تابعین اُور تبع تابعین اور مشایخ قراءت کے واسطوں سے ہم تک پہنچا ہے، لہٰذا اگر قرآن اُسی طریقہ اُور لب ولہجہ میں نہ پڑھا گیا، کہ جس میں وہ نازِل ہوا ہے تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا، اُور کلام اللہ میں تحریف کرنے والا نافرمان اُور گنہگار شمار ہوتا ہے، جسکی سزا عذاب الٰہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ تجوید کے ساتھ تلاوت فرض اُور اسکے خلاف حرام ہے۔ (الجَوَاهِرُ النَّقِيَّة :٧٤)

قاری اِظہار اَحمد تھانویؒ فرماتے ہیں:

قرآن عربی لب ولہجہ میں نازل ہوا، جو عام اہل عرب اُور خالص عربی زبان والوں کا ہر قسم کی بوئے عجمیت سے پاک لب ولہجہ تھا۔ اسی لب ولہجہ میں آنحضرت ﷺ نے پڑھا، اُور یہی لب ولہجہ آگے بھی قرآن کے ناقلین کے تواتر کے ساتھ ساتھ قائم رہا، چنانچہ تمام متواتر قراءتیں تجوید کے ساتھ ہی منتقل ہوئیں۔ (الجَوَاهِرُ النَّقِيَّة :٧٦)

قاری محمد نصیر الدین صاحب نعمانی اَعظم گڑھی فرماتے ہیں:

قرآن تجوید کے ساتھ نازل ہوا سلسلہ بسلسلہ ثقہ راویوں کے ذریعہ ہم تک پہنچا، لہٰذا جو قرآن تجوید سے خالی ہو وہ قرآن نہیں ہے، کیونکہ جب روایت ضعیف (یعنی روایات شاذہ) سے بھی قرآنیت ثابت نہیں ہوتی، تو خلاف تجوید ہونے کی وجہ سے جو قرآن کہ مروی ہی قطعاً نہیں وہ کیسے قرآن ہوسکتا ہے؟ (الجَوَاهِرُ النَّقِيَّة :٧٧)

﴿ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْمِنَّةُ ﴾

ملتی جُلتی آوازوں والے حروف

کی

پہچان اور عملی مشق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَائِلِ فِیْ کِتَابِہِ الْکَرِیْمِ ﴿وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً﴾ وَقَالَ: ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾، وَقَالَ: ﴿ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَہٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلاً﴾ ـــــ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ الاَمِیْنِ، الَّذِیْ رَتَّلَ الْقُرْآنَ بِأجْمَلِ الاَصْوَاتِ وَأحْسَنِ الاَلْحَانِ، وَالْقَائِلِ: «إنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ أنْ یُقْرَأَ الْقُرْآنُ کَمَا أُنْزِلَ» ـــــ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْ أصْحَابِہِ الْکِرَامِ، الاَئِمَّةِ الاَعْلَامِ، الَّذِیْنَ اسْتَنُّوْا سُنَّتَهٗ، وَسَلَکُوْا طَرِیْقَتَهٗ، وَسَارُوْا عَلٰی اَثَرِہٖ ﴿ أُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَا إنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾

اَمّا بعد: قرآنِ مجید چونکہ اَلفاظ ومعانی کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا اُمت کیلئے جس طرح اُسکے معانی کا سیکھنا، سمجھنا اور اُسکے اَحکام و حدود پر عمل کرنا ایک عبادت و فریضہ ہے۔ اِسی طرح اُس پر قرآن کے اَلفاظ کا صحیح طور پر پڑھنا، اور اسکے حروف کو منقول و ثابت طریق کے موافق اَدا کرنا بھی لازم وفرض ہے۔

جس طرح قرآن فہمی کیلئے ''رسول اللہ ﷺ'' کے ''فرمودہ معانی'' ہی معتبر ہوسکتے ہیں۔ اِسی طرح ''اَندازِ تلاوت'' بھی وہی مقبول ہے جو بارگاہ نبوی ﷺ تک متصل سند سے ثابت ہو۔

تلاوتِ قرآن کے وقت اس بات کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ:

عربی زبان میں ہر حرف کی اپنی ایک جُدا آواز ہے۔ اگر وہ صحیح اَدا نہ ہو تو معنی بدل جاتا ہے، کیونکہ یہ اَمر واضح ہے کہ اَلفاظ ہی سے معانی پیدا ہوتے ہیں، اگر اَلفاظ بدل جائیں گے تو معانی کا بدلنا ایک ظاہری سی بات ہے۔

مثلاً: [ذَلَّ] ذال کے ساتھ ہو تو اُس کے معنی: وہ ذلیل ہوا ـــــ اور [زَلَّ]

زا کے ساتھ ہو تو اسکے معنی: وہ پھسلا ـــ اور [ظَلَّ] ظاء کے ساتھ ہو تو اسکے معنی: وہ ہو گیا ـــ اور [ضَلَّ] ضاد کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہیں: وہ گمراہ ہوا۔

ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو ''تجوید'' کہتے ہیں۔ اِس علم کی ضروری باتیں سیکھے بغیر قرآن کا تلفظ صحیح نہیں ہوگا، اور اسی علم کے ذریعہ سے رسول اللہ ﷺ کے ''اَندازِ تلاوت'' کو محفوظ کیا گیا ہے۔

عام طور پر متشابہ الصوت (یعنی ملتی جلتی آوازوں والے) حروف کی غلط اَدائیگی سے ''غیر مرادی'' معنی پیدا ہوتے ہیں، اور اہل پاکستان اِن متشابہ الصوت حروف میں کافی مشق کئے بغیر فرق نہیں کر سکتے۔

چنانچہ! انہی حروف کی پہچان اور عملی مشق کو اس رِسالہ کی ریکارڈ شدہ کیسٹ میں مختصر اور سادہ ترین اَلفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ ان حروف کی آوازوں کے فرق کو نہایت آسانی سے سمجھا جا سکے۔

''متشابہ آوازوں والے حروف'' کو ٹھہر ٹھہر کر علیحدہ علیحدہ بولا گیا ہے، اور درمیان میں کچھ وقفہ رکھا گیا ہے۔ تا کہ سننے والا آسانی سے ان حروف کی آوازوں کے فرق کو سمجھ سکے اور پھر اسی طرح بول کر اپنا تلفُّظ درست کر سکے۔ بہتر ہوگا کہ کیسٹ کی خالی جگہ میں سامع اپنی آواز بھی ٹیپ کر کے ریکارڈ شدہ آواز سے موازنہ کر کے دیکھے کہ وہ صحیح اَدا میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے[1]، اَور یہ کلمات تحریری شکل میں بھی سامع کے سامنے ہوں تا کہ سننے کے ساتھ ساتھ ان کلمات کو دیکھتا بھی جائے۔

باری تعالیٰ! اسے مردوں اور عورتوں کیلئے کماحقہ مفید بنا اَور میرے و میرے والدین

---

(۱) سامع اپنی آواز کو ریکارڈ کرنے کا عمل ایک الگ کیسٹ میں کرے۔ تا کہ ریکارڈ شدہ کیسٹ بے احتیاطی سے خراب نہ ہو۔

اُور اُساتذۂ کرام کے لئے زادِ آخرت بنا ـــــ آمین یا رَبَّ العالمین

[تو لیجئے سماعت فرمائیے اُور سمجھنے کی کوشش کیجئے]

متشابہ الصوت حروف

وہ یہ ہیں:

(1) همـــزہ اور عیــــــن

(2) تـــــاء اُور طـــــاء

(3) ثـــاء، سین اُور صاد

(4) حـــــــاء اور هــــاء

(5) ذال، زا، ظاء اور ضاد

(6) قـــــاف اور کــــاف

متشابہ الصوت حروف کے صوتی اوصاف

(یعنی ان کی آوازوں کی کیفیات) اور عملی مشق

(1) ہمزہ اور عین کی صوت میں فرق

ہمزہ کی آواز: سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے ـــــ جیسے [يَأْلَمُوْنَ]

عین کی آواز: قدرے نرم اور بغیر جھٹکے والی ـــــ جیسے [يَعْلَمُوْنَ]

تنبیہ:

عین کو اَدا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ اسے بلا تکلف اَدا کیا جائے، لیکن اگر اس کی اَدا مشکل ہو تو درمیان حلق کو ہلکا سا دبا کر اَدا کریں۔

ہمزہ اور عین کی صوت کی مشق

ہمزہ کی آواز: اَأْ، اَأْ، اَأْ – إِئْ، إِئْ، إِئْ – أُؤْ، أُؤْ، أُؤْ

عین کی آواز: اَعْ، اَعْ، اَعْ – إِعْ، إِعْ، إِعْ – اُعْ، اُعْ، اُعْ

دونوں اکٹھے یکے: اَأْ اَعْ، اَأْ اَعْ، اَأْ اَعْ – إِئْ إِعْ، إِئْ إِعْ، إِئْ إِعْ

بعد دیگرے: أُؤْ اُعْ، أُؤْ اُعْ، أُؤْ اُعْ

تمرین

ہمزہ اور عین کی

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

ء: إِنَّ – اَمَّا – خَآئِنٌ – اَلَمٌ – سَآئِحٌ – سَآئِقٌ – جَآئِزَةٌ

ع: عَبْدٌ – قَنَعَ – مَشْرُوْعٌ – عَلَمٌ – نَافِعٌ – مُسْتَعِرٌ

دونوں اکٹھے اَور یکے بعد دیگرے:

اَبَــدَ ، عَبَــدَ – اَلَــمٌّ ، عَــلَـمٌّ – اَلِيمٌ ، عَلِيمٌ – اَمَــلٌ ، عَمَلٌ – اُمٌّ ، عَمٌّ –

اُمَّــــةٌ ، عَــمَّةٌ زَارَ ، زَعَــرَ – يَتَــاَلَّــمُ ، يَتَــعَـلَّـمُ – يَــاْلَــمُوْنَ ، يَعْلَمُوْنَ –

بَدَاَ ، بَدَعَ – قَرَاَ ، قَرَعَ – شَآءَ ، شَاعَ – ضَآءَ ، ضَاعَ

★ —— ★ —— ★

(2) تاء اور طاء کی صوت میں فرق

تاء کی آواز: باریک اور بغیر جھٹکے والی ہوتی ہے ـــــ جیسے [يَتْلُونَ]

طاء کی آواز: موٹی اور جھٹکے والی ـــــ جیسے [مَطْلَعٌ]

تاء اَور طاء کی صوت کی مشق

تاء کی آواز: اَتْ ، اَتْ ، اَتْ – اِتْ ، اِتْ ، اِتْ – اُتْ ، اُتْ ، اُتْ

طاء کی آواز: اَطْ ، اَطْ ، اَطْ – اِطْ ، اِطْ ، اِطْ – اُطْ، اُطْ ، اُطْ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے: اَتْ اَطْ، اَتْ اَطْ، اَتْ اَطْ – اِتْ اِطْ، اِتْ اِطْ، اِتْ اِطْ
اُت اُط ، اُت اُط ، اُت اُط

تمرین

تاء اور طاء کی

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

ت: تِيْنٌ – آيَةٌ – اُسْرَةٌ – وَزَارَةُ التَّرْبِيَةِ – مَكْتَبَةٌ – نَتِيْجَةٌ

ط: بَطَلٌ – وَطَنٌ – طُيُورٌ – طُلَّابٌ – طَارِقٌ – طَبْخٌ – طَعَامٌ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے:

تَـلَا ، طَـلَا – تِلَاوَةٌ ، طِلَاوَةٌ – تِينٌ ، طِيْنٌ – تَمْرٌ ، طَيْرٌ – فَاتِرٌ ، فَاطِرٌ –

يَتُـوبُ ، يَـطُـوبُ – تَبْتِيلٌ ، تَبْطِيلٌ – تِرُفٌ ، طَرُفٌ – حُوتٌ ، مَبْسُوطٌ –

سَتَرَ ، سَطَرَ – تَابَ ، طَابَ

★ —— ★ —— ★

(3) ثاء، سین اور صاد کی صوت میں فرق

ثاء کی آواز: باریک اَور نرم ہوتی ہے —— جیسے [نَثْرٌ]

سین کی آواز: باریک اَور سیٹی والی —— جیسے [نَسْرٌ]

صاد کی آواز: موٹی اَور سیٹی والی —— جیسے [نَصْرٌ]

ثاء، سین اور صاد کی صوت کی مشق

ثاء کی آواز: اَثْ ، اَثْ ، اَثْ – اِثْ ، اِثْ ، اِثْ – اُثْ ، اُثْ ، اُثْ

سین کی آواز: اَسْ ، اَسْ ، اَسْ – اِسْ ، اِسْ ، اِسْ – اُسْ ، اُسْ ، اُسْ

صاد کی آواز: اَصْ، اَصْ، اَصْ – اِصْ، اِصْ، اِصْ – اُصْ، اُصْ، اُصْ

تینوں اکٹھے یکے بعد دیگرے: اَثْ اَسْ اَصْ ، اَثْ اَسْ اَصْ ، اَثْ اَسْ اَصْ

اِثْ اِسْ اِصْ ، اِثْ اِسْ اِصْ ، اِثْ اِسْ اِصْ

اُثْ اُسْ اُصْ ، اُثْ اُسْ اُصْ ، اُثْ اُسْ اُصْ

تمرین

ثاء، سین اور صاد کی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ث: ثَقُلٌ – ثَوْرٌ – مُثَابِرٌ – ثُقُوبٌ – ثَابِتٌ – ثَلَّاجَةٌ – اَثْرَیٰ – إِثْمٌ

س: دَرْسٌ – سَوْطٌ – بَأْسٌ – إِفْلَاسٌ – سَمِيرٌ – مُسَافِرٌ – سَخَّانَةٌ – سَكَبَ – سَقَطَ –

سُرَّ – سَلَّةٌ – سَاحَ – مَسْلُوبٌ – سَعِيدٌ – اَسْرَیٰ – سَيْفٌ

ص: صَبْرٌ – صَوْتٌ – نُصُوصٌ – قَصْرٌ – إِخْلَاصٌ – صَامِتٌ – صَحَارَةٌ – صَاحَ – صَرَخَ – صِفَاتٌ – صُحُفٌ – مَصْلُوبٌ – صَعِيدٌ – صَيْفٌ – عَصَىٰ

تینوں اکٹھے یکے بعد دیگرے:

ثَارَ ، سَارَ ، صَارَ – نَثَرَ ، نَسَرَ ، نَصَرَ – نَثَجَ ، نَسَبَ ، نَصَبَ – كَثَرَ ، كَسَرَ ، كَصَمَ – أَثَاثٌ ، أَسَاسٌ ، أَصَّاصٌ – نَثِيرٌ ، نَسِيرٌ ، نَصِيرٌ – ثُلَّةٌ ، سَلَّةٌ ، صِلَةٌ – ثَوْرٌ ، سَوْطٌ ، صَوْتٌ – حَرَثَ ، حَرَسَ ، حَرَصَ

★ —— ★ —— ★

(4) حاء اور ھاء کی صوت میں فرق

حاء کی آواز: درمیان حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے —— جیسے [بَحْرٌ]

ھاء کی آواز: ''ھائے'' کی ھاء کی طرح ہوتی ہے —— جیسے [شَهْرٌ]

تنبیہ:

حاء کو اَدا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ اسے بلا تکلف اَدا کیا جائے، لیکن اگر اس کی اَدا مشکل ہو تو درمیان حلق کو ہلکا سا دبا کر اَدا کریں۔

حاء اور ھاء کی صوت کی مشق

حاء کی آواز: اَحْ ، اَحْ ، اَحْ – إِحْ ، إِحْ ، إِحْ – اُحْ ، اُحْ ، اُحْ

ھاء کی آواز: اَهْ ، اَهْ ، اَهْ – إِهْ ، إِهْ ، إِهْ – اُهْ ، اُهْ ، اُهْ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے: اَحْ اَهْ ، اَحْ اَهْ ، اَحْ ، اَهْ – إِحْ إِهْ ، إِحْ إِهْ ، إِحْ إِهْ – اُحْ اُهْ ، اُحْ اُهْ ، اُحْ اُهْ

تمرین

حاء اور ھاء کی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ح: حَاكِمٌ – حَمَامٌ – بَحْرٌ – مَادِحٌ – مِرْوَحَةٌ – مَحَطَّةٌ

ھ: هَفْوَةٌ – هَاجَرَ – شَهْرٌ – مُهَنْدِسٌ –مَاهِرٌ – سُهُولَةٌ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے:

حَلَّ ، هَلَّ – حَلَالٌ ، هِلَالٌ – حَوْلٌ ، هَوْلٌ – حَجْرٌ ، هَجْرٌ –

فَحْمٌ ، فَهْمٌ – حَوَىٰ ، هَوَىٰ – حَمِيمٌ ، هَمِيمٌ – الْاَحْرَامُ ، الْاَهْرَامُ –

سَحْلٌ ، سَهْلٌ – حَمْلٌ ، هَمْلٌ – حَمْزَةٌ ، هَمْزَةٌ – حَرَمٌ ، هَرَمٌ –

حَالِكٌ ، هَالِكٌ – نَحْرٌ ، نَهْرٌ – اَلْحَمْدُ ، اَلْهَمْدُ –وَانْحَرْ ، وَانْهَرْ

★ —— ★ —— ★

(5) ذال، زا، ظاء اور ضاد کی صوت میں فرق

ذال کی آواز: باریک اور نرم ہوتی ہے —— جیسے [يَذْكُرُونَ]

زای کی آواز: باریک اور سیٹی والی —— جیسے [عَزْمٌ]

ظاء کی آواز: موٹی اور نرم —— جیسے [يَظْلِمُونَ]

ضاد کی آواز: بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے اور جماؤ سے نکلتی ہے — جیسے [يَضْرِبُونَ]

ذال، زا، ظاء اور ضاد کی صوت کی مشق

ذال کی آواز: اَذْ ، اَذْ ، اَذْ – إِذْ ، إِذْ ، إِذْ – اُذْ ، اُذْ ، اُذْ

زای کی آواز: اَزْ ، اَزْ ، اَزْ – إِزْ ، إِزْ ، إِزْ – اُزْ ، اُزْ ، اُزْ

ظاء کی آواز: اَظْ ، اَظْ ، اَظْ – إِظْ ، إِظْ ، إِظْ – اُظْ ، اُظْ ، اُظْ

ضاد کی آواز: اَضْ ، اَضْ ، اَضْ – إِضْ ، إِضْ ، إِضْ – اُضْ ، اُضْ ، اُضْ

چاروں اکٹھے یکے   اَذْ اَزْ اَظْ اَضْ ، اَذْ اَزْ اَظْ اَضْ ، اَذْ اَزْ اَظْ اَضْ

بعد دیگرے: اِذْ اِزْ اِظْ اِضْ ، اِذْ اِزْ اِظْ اِضْ ، اِذْ اِزْ اِظْ اِضْ

اُذْ اُزْ اُظْ اُضْ ، اُذْ اُزْ اُظْ اُضْ ، اُذْ اُزْ اُظْ اُضْ

تمرین

ذال، زا، ظاء اور ضاد کی

ذ: ذٰلِكَ – ذِكْـرٌ – ذَهَـبَ – اَعُـوذُ – يَكْـذِبُ – لَـذِيـذٌ – ذَيْـلٌ – نَـذَرَ – ذَقَـنٌ – بَـذٌّ – ذَاهِـبٌ – ذَكِـيٌّ – كَـاذِبٌ – نَـذِيـرٌ – قَـذَىٰ – مَحْذُورٌ – اَنْذَرَ

ز: رِزُقٌ – جَآئِزَةٌ – زَعِيمٌ – زَيْتُونٌ – لَازِمٌ – زَوْجَةٌ – زُجَاجٌ – اَنْزَرَ – فَـازَ – زَرَعَ – بَـزَّازٌ – زَآئِـرٌ – زَكِـيٌّ – عَـزْمٌ – نَـزُرٌ – مَحْزُورٌ – رَازِی

ظ: ظَـالِـمٌ – ظَـلَـمَ – ظَـلَّ – ظَهُـورٌ – عَـظِيـمٌ – حَـفِيـظٌ – غَيْـظٌ – ظَـلِيلٌ – نَـظَـرَ – ظَـرُفٌ – وَعْـظٌ – ظَـاهِـرٌ – حَـافِـظٌ – وَاعِـظٌ – مَحْظُورٌ – حَظٌّ

ض: ضَـرَبَ – ضَـلَّ – ضَـحِكَ – وَضَـعَ – ضَـخْـمٌ – اَرْضٌ – عَـرِيـضٌ – ضَـرُبٌ – ضَـارِبٌ – مَـرِيـضٌ – ضَـرَّ – قَـضَـىٰ – رَاضِـی – فَـاضَ

★ —— ★ —— ★

(6) قاف اور کاف کی صوت میں فرق

قاف کی آواز: موٹی اور جھٹکے والی ہوتی ہے —— جیسے [الفَلَقُ]

کاف کی آواز: باریک اور بغیر جھٹکے والی —— جیسے [يَكْفُرُونَ]

قاف اور کاف کی صوت کی مشق

قاف کی آواز: اَقُ ، اَقُ ، اَقُ – اِقُ ، اِقُ ، اِقُ – اُقُ ، اُقُ ، اُقُ

کاف کی آواز: اَكُ ، اَكُ ، اَكُ – اِكُ ، اِكُ ، اِكُ – اُكُ ، اُكُ ، اُكُ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے: اَقْ اَكْ ، اَقْ اَكْ ، اَقْ اَكْ – إِقْ اِكْ ، إِقْ إِكْ ، إِقْ إِكْ –
اُقْ اُكْ ، اُقْ اُكْ ، اُقْ اُكْ

تمرین

قاف اور کاف کی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ق: قَمَرٌ – قَبْلُ – اَخْلَاقٌ – وَقَفَ – سَآئِقٌ – حَقٌّ – تَقِيَّةٌ

ک: كَفَرَ – كَافِرٌ – كَرِهَ – بُكْرَةٌ – تَرَكَ – فَكَّرَ – حُكُومَةٌ

دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے

قَلْبٌ ، كَلْبٌ – قَلْبِى ، كَلْبِى – قُلْ ، كُلْ – الْمُتَّقِينَ ، الْمُتَّكِينَ – قَدِيرٌ ، كَدِيرٌ

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

﴿ دوسرا حصہ ﴾

تجوید کے ضروری ”مسائل وقواعد“

کـــی

پہچان اور عملی مشق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ وَاَمَرَنَا بِتَرْتِیْلِهٖ وَتَجْوِیْدِهٖ حَیْثُ قَالَ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً﴾، وَجَعَلَ ذٰلِکَ مِنْ اَعْظَمِ عِبَادَتِهٖ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ، الَّذِیْ قَالَ: «خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ»، فَطُوْبٰی لِمَنْ یَشْتَغِلُ بِالْقُرْآنِ تَعْلِیْمًا وَتَعَلُّمًا، وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الَّذِیْنَ حَمَلُوْهُ فَجَوَّدُوْهُ تَجْوِیْدًا۔

اَمّا بعد:

مسلمانوں کے لئے جس طرح قرآن مجید کے معانی کا سیکھنا، سمجھنا اور اس کے احکام وحدود پر عمل کرنا ایک عبادت و فریضہ ہے۔ اِسی طرح اُن پر قرآن کے الفاظ کا صحیح طور پر پڑھنا اور اسکے حروف کو منقول و ثابت طریق کے موافق اَدا کرنا بھی لازم و فرض ہے۔

اَور اُمتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ جس طرح قرآن کریم کے حروف وکلمات اور حرکات وسکنات آج تک محفوظ ہیں۔ اِسی طرح اُس کا طریقہء اَدائیگی بھی من وعن اب تک محفوظ ہے۔ اور یہ طریقہ وہ ہے جسے ''تجوید وتصحیح اور ترتیل'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ ایک مستقل علم ہے جس کے ذریعہ قرآن مجید کے حرفوں کی ادا اور ان کا اصل تلفّظ محفوظ ہے۔ اور اس علم کے ضروری ''مسائل وقواعد'' سیکھے بغیر قرآن کا تلفّظ صحیح نہیں ہوسکتا۔

تجوید کے مطابق تلاوت نہ کرنے کی وجہ سے کلام الٰہی کے مطالب و معانی اس حد تک بدل جاتے ہیں کہ ایسی تلاوت بساہ اَوقات گناہ کبیرہ کا سبب ہوتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ذٰلِكَ.

اَفسوس اِس بات کا ہے کہ مدارس دینیہ میں تجوید کے مطابق قرآن شریف کی تعلیم کا

عموماً کوئی اہتمام نہیں ہے، اور جب اکثر معلّمین بھی اس علم سے واقف نہ ہوں تو طلبہ کس طرح واقف ہو سکتے ہیں؟

اِسی عام ضرورت کے پیشِ نظر اور عام نفع رسانی کی غرض سے چند ضروری ''مسائل و قواعد'' کی پہچان اور عملی مشق کو — طویل اَور فنی اصطلاحات سے ہٹ کر — کیسٹ کی صورت میں مختصر اور سادہ ترین اَلفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ قرآن مجید کے اَلفاظ کی صحیح ادائیگی کو نہایت آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکے۔

''مسائل و قواعد'' کی مشق کے دوران الفاظ کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا گیا ہے، اَور درمیان میں کچھ وقفہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ سننے والا آسانی سے ان الفاظ کی ادا کو سمجھ سکے اور ساتھ ساتھ خود مشق بھی کر سکے۔ اور ضروری ہے کہ یہ الفاظ تحریری شکل میں بھی سامع کے سامنے ہوں، تاکہ سننے کے ساتھ ساتھ ان الفاظ کو دیکھتا بھی جائے۔

اور یہ کتابچہ ایک مقدمہ، پندرہ سبقوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

باری تعالیٰ! قرآن مقدس کی تحسین و تصحیح کو ترقی نصیب فرما، اَور اِس ادنیٰ سی کاوِش کو قبول فرما کر قرآنِ مجید کو صحیح پڑھنے کا شوق رکھنے والوں کے لئے کما حقہٗ مفید بنا، اَور میرے لئے اور میرے والدین واَساتذہ کرام کیلئے زادِ آخرت بنا۔ آمین یا رَبَّ العالمین!

[تو لیجئے سماعت فرمایئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے]

مقدمہ

’’تجوید کی تعریف اور اس کا حکم‘‘

تجوید کے معنی:

تجوید کے معنی عمدگی وخوبصورتی کے ہیں جو خرابی و بدنمائی کی ضد ہے۔ اور قراء کی اصطلاح میں۔۔۔۔تجوید کے معنی ہیں: ’’قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کرنا کہ اَلفاظ وکلمات: گھٹاؤ، بڑھاؤ، تبدیلی اور اِعراب کی غلطی سے پاک وصاف ہوں۔ نیز اس تلاوت کی کیفیت متواتراً (سلسلہ بسلسلہ) بارگاہ نبوی تک متصل سند سے ثابت ہو۔

اَور اس بارے میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

(1) وہ جو اِنتہائی عمدہ طریق سے اس پر پیرا ہو کر اَجر وثواب سے مالا مال ہو رہے ہیں۔

(2) وہ جو باوَجود قدرت کے تجوید کو ترک کر کے بے عملی میں مبتلا ہیں۔

(3) وہ جو معذور ہیں یعنی محنت کے بعد بھی صحیح اَدا پر قادر نہ ہو سکے۔

جو شخص کلام الٰہی کو صحیح تلفُّظ کے موافق اَدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، لیکن وہ نفسانی بے نیازی اَور اپنے حفظ وضبط پر اعتماد کرتے ہوئے کسی ایسے عالم کی طرف رجوع کرنے کو اپنی اِنسلٹ اَور ہتک سمجھتا ہے، جو اسے قرآن مجید کے صحیح تلفظ سے اگاہ کرے۔ تو ایسا شخص بلاشبہ گنہگار اور کتاب اللہ کے معاملے میں بددیانت ہوگا۔

لیکن جو شخص تجوید سیکھتا ہے اور صحیح پڑھنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مگر زبان کے موٹا ہونے یا کسی اور وجہ سے صحیح نہیں پڑھ سکتا۔ تو ایسا شخص گنہگار نہیں کیونکہ وہ معذور ہے، اور حق تعالٰی کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ لیکن اس عذر کے بارے میں خود ان کا اپنا خیال معتبر نہ ہوگا۔ بلکہ کسی ماہر فن تجوید اور مستند شیخ کی گواہی ضروری ہوگی۔

لہٰذا ـــــ اگر ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو اِس طرح پڑھیں جس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے۔ تاکہ تلاوتِ قرآن کی تمام تر فضیلتیں حاصل ہو سکیں اُور اللہ پاک خوش ہو جائے۔ تو پھر آنے والے ''مسائل وقواعد'' کو اچھی طرح یاد کریں اور ان کے مطابق پڑھنے کی کوشش کریں۔

[وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْهَادِیْ إِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ]

پہلا سبق

”حرکات یعنی زبر، زیر اُور پیش کی ادائیگی“

زبر : سیدھا منہ کھول کرادا کیا جاتا ہے ـــــ جیسے: [بَ – تَ – ثَ]

زیر: ہونٹوں کو نیچے کی طرف جھکا کر ـــــ جیسے: [بِ – تِ – ثِ]

پیش: ہونٹوں کو گول ناتمام بند کر کے ـــــ جیسے: [بُ – تُ – ثُ]

تنبیہ: پیش دونوں ہونٹوں کے پوری طرح گول ہونے سے اُدا ہوتا ہے۔ پھر ہونٹوں کا دائرہ جتنا کم ہوگا، پیش اتنا ہی صحیح اُدا ہوگا۔

زبر، زِیراور پیش کی مشق

صحیح نطق کے ساتھ اُدا کیجئے:

زبر : جَعَلَ – عَدَلَ – سَجَدَ

زیر : اِبِلِ – اِبِلِ – اِبِلِ

پیش : صُحُفٌ – كُتُبٌ – فُعُلُ

تینوں اکٹھی حرکات:

خُلِقَ – دُعِیَ – قُرِئَ – اُخِذَ – بُغِیَ – جُمِعَ – حُشِرَ – كُتِبَ

تنبیہات :

(1) ہر اِیک حرکت میں دُوسری حرکت کی کیفیت وحالت پیدا کرنے سے بچیں:

یعنی: زبر میں: ہونٹوں کو گول کر دینا، یا ہونٹوں کو نیچے کی طرف جھکا دینا ـــــ مثلاً: [قَالَ] کو قَالَ پڑھنا۔اور [اَلْحَمْدُ] کو اَلْحَمْدُ پڑھنا ـــ دونوں صورتوں میں زبر غلط اُدا ہوگا۔

اُور زِیر میں: منہ کھل جائے۔ یا ہونٹوں میں گولائی آجائے ـــــ مثلاً: [الرَّحِيمِ] کو الرَّحِیُمِ پڑھنا۔اور [صِرَاطَ] کو صِرَاطَ پڑھنا ـــــ دونوں صورتوں میں زیر کی ادا صحیح نہ ہوگی۔

اُور پیش میں: منہ کھل جائے یا ہونٹ نیچے کی طرف مائل ہوجائیں ـــــ مثلاً [فَكُلُوهُ] کو فَكُلُوهُ پڑھنا۔اُور [اِنِّىٓ تُبۡتُ] کو اِنِّیٓ تُبۡتُ پڑھنا ـــــ دُونوں صورتوں میں پیش کی اُدائیگی غلط ہوگی۔

(2) حرکات کو کھینچنے سے بچیں کیونکہ زبر میں الف، زیر میں یا، اور پیش میں واو پیدا ہوجاتی ہے ـــــ جیسے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ میں حاء کی زبر کو، دال کی پیش کو اور ہاء کی زیر کو اس طرح کھینچ کر پڑھنا اَلۡحَامۡدُوۡ لِلّٰهِی

(3) زَبر میں منہ کو زِیادہ کھولنے اور زیر و پیش کو مجہول پڑھنے سے بچیں ـــــ مثلاً اَلۡعَالَمِينَ – مَالِكِ – إِيَّاكَ میں اسطرح منہ کھولنا اَلۡعَالَمِينَ – مَالِكِ – اِيَّاكَ ۞ اور لِلّٰهِ – مَالِكِ میں زِیر کو اس پڑھنا لِلّٰهِ – مَالِكِ ۞ اور اَلۡحَمۡدُ – نَعۡبُدُ میں پیش کو اِس طرح پڑھنا اَلۡحَمۡدُ – نَعۡبُدُ

دوسرا سبق

''حروفِ قلقلہ وحروف صفیر کی اَدائیگی''

حروف قلقلة

صرف پانچ حروف کو ہلا کر پڑھیں، وہ یہ ہیں قُطُبُ جَدٌّ ـــــ ان کو''حروف قلقلہ''
کہتے ہیں۔

حروف قلقلہ کی مشق

ق: اَقُ ، اَقُ ، اَقُ – اِقُ ، اِقُ ، اِقُ – اُقُ ، اُقُ، اُقُ – اَقُ اِقُ اُقُ

ط: اَطُ ، اَطُ ، اَطُ – اِطُ ، اِطُ ، اِطُ – اُطُ ، اُطُ ، اُطُ – اَطُ اِطُ اُطُ

ب : اَبُ ، اَبُ ، اَبُ – اِبُ ، اِبُ ، اِبُ – اُبُ ، اُبُ ، اُبُ – اَبُ اِبُ اُبُ

ج : اَجُ ، اَجُ ، اَجُ – اِجُ ، اِجُ ، اِجُ – اُجُ ، اُجُ ، اُجُ – اَجُ اِجُ اُجُ

د : اَدُ ، اَدُ ، اَدُ – اِدُ ، اِدُ ، اِدُ – اُدُ ، اُدُ ، اُدُ – اَدُ اِدُ اُدُ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ضَبْحًا – قَدْحًا – صُبْحًا – نَقْعًا – تَبَّ – كَسَبُ – مَسَدُ – الْفَلَقُ –

خَلَقُ – وَقَبُ – الْعُقَدُ – حَسَدُ – مَطْلَعٌ – مُحِيطُ – تَجْرِى – مَجِيدُ

تنبیه: باقی حروف کو ہلا کر پڑھنے سے بچیں ـــــ مثلاً [اَنْعَمْتَ – الْمَغْضُوبِ – جَعَلْنَا – ضَلَلْنَا] میں نون، میم، غین اور لام کے سکون کو خوب جماؤ سے ادا کریں، کہ آواز بند ہوجائے اور رہلنے نہ پائے۔ اور اس کی صورت یہ ہے: کہ اِن کا سکون اَدا کرنے کے بعد مخرج (حرف کے نکلنے کی جگہ) کو نرمی سے اور آہستگی سے کھولیں۔

مشق کیجئے:

اَنْـعَـمْـتَ ، اَنْـعَمُتَ، اَنْعَمْتَ – المَغْضُوبِ ، المَغْضُوبِ ، المَغْضُوبِ –

جَعَلْنَـا ، جَعَلْنَـا ، جَعَلْنَـا – ضَلَلْنَـا ، ضَلَلْنَـا ، ضَلَلْنَا

لٰہذا! [اَلْحَمْدُ] کو اَلْحَمْدُ پڑھنا، [رَبِّ الْعَالَمِینَ] کو رَبِّ الْعَالَمِینَ پڑھنا، [اِھْدِنَا] کو اِھْدِنَا پڑھنا، [اَلْمُسْتَقِیمَ] کو اَلْمُسْتَقِیمَ پڑھنا، [اَنْعَمْتَ] کو اَنْعَمْتَ ہلا کر پڑھنا غلط ہے، کیونکہ آواز کے ہلنے سے سکون میں حرکت کا کچھ اَثر آ جاتا ہے۔

اَفسوس اس بات کا ہے کہ بعض قراء بھائی (صاد، فاء، میم اور نون) کو ہلا کر پڑھتے ہیں ـــــ مثلاً [یُصْلِحُونَ] کو یُصْلِحُونَ، [مُفْلِحُونَ] کو مُفْلِحُونَ، [اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ] کو اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ـــــ اَور انہوں نے اس غلط پڑھنے کو اپنا ایک مستقل لہجہ بنایا ہوا ہے۔

حروفِ صفیر

تین حرفوں میں آواز مثل سیٹی کے نکالیں، وہ حروف یہ ہیں [ص، ز اور س]۔ اِن کو ''حروفِ صفیر'' کہتے ہیں۔

حروفِ صفیر کی مشق

ص: اَصْ ، اَصْ ، اَصْ – اِصْ ، اِصْ ، اِصْ – اُصْ ، اُصْ ، اُصْ – اَصْ اِصْ اُصْ

ز: اَزْ ، اَزْ ، اَزْ – اِزْ ، اِزْ ، اِزْ – اُزْ ، اُزْ ، اُزْ – اَزْ اِزْ اُزْ

س: اَسْ ، اَسْ ، اَسْ – اِسْ ، اِسْ ، اِسْ – اُسْ ، اُسْ ، اُسْ – اَسْ اِسْ اُسْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ص: صَبْرٌ – صَوْتٌ – نُصُوصٌ – قَصْرٌ – اِخْلَاصٌ – صَامِتٌ – نَصْرٌ – صِفَاتٌ

ز: رِزْقٌ – جَـآئِـزَةٌ – زَعِیمٌ – لَازِمٌ – زُجَـاجٌ – بَزَّازٌ – زَكِـيٌّ – عَزْمٌ

س: دَرْسٌ – سَوْطٌ – بَـأْسٌ – اِفْلَاسٌ – سَمِیرٌ – مُسَـافِرٌ – نَسْرٌ – اَسَـاسٌ

تیسرا سبق

”حروف مدہ وحروف لین کے ادائیگی“

حروفِ مدہ

حروف مدہ تین ہیں:

(1) زبر کے بعد خالی الف ـــــ جیسے [بَا – وَا]

(2) زیر کے بعد جزم والی یا ـــــ جیسے [بِیْ – رِیْ]

(3) پیش کے بعد جزم والا واو ـــــ جیسے [سُوْ – رُوْ]

اُردو میں ”الف مدہ“ بالعموم قدرے موٹی آواز کے ساتھ اَدا ہوتا ہے ـــ جیسے ”مال“ اور ”حال“ کا اَلف ، لیکن قرآن مجید میں اَلف نہایت باریک اَدا ہوتا ہے، البتہ جب وہ موٹے حرف کے بعد آئے ـــ جیسے صَادِقِینَ اَور ظَالِمِینَ تو اس صورت میں اس حرف کے تابع ہو کر وہ بھی موٹا ہی پڑھا جاتا ہے۔

ایسے ہی ”واوٴ مدہ“ اور ”یاء مدہ“ اگرچہ اُردو میں معروف اَور مجہول دونوں طرح مستعمل ہیں ـــ مثلاً ”نور“ کا واوٴ، اور ”جمیل“ کی یاء معروف ہیں۔ جبکہ ”مور“ کا واوٴ، اور ”درویش“ کی یاء مجہول ہیں، لیکن قرآنِ مجید میں ”واوٴ“ اور ”یاء“ ہمیشہ معروف ہی اَدا ہوتے ہیں۔

موٹے اور باریک اَلف کی مشق آگے سبق نمبر ۸ میں آئے گی۔

”واوٴ مدہ“ معروف کی مشق

طُو – لُو – مُو – نُو – یُو

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

قُطُوفُهَا – فَكُلُوهُ – مُوهِنُ – نُورِهٖ – يُوسُفُ – يُؤْمِنُونَ – يَعْمَلُونَ – يَعْقِلُونَ

لہٰذا ـــ واوٗ کو ایسے مجہول پڑھنا: یُؤْمِنُونَ – یَعْمَلُونَ – یَعْقِلُونَ غلط ہے۔

''یائے مدہ'' معروف کی مشق

دِی – سِی – صِی – غِی – قِی – مِی

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

عِبَادِی – سِیقَ – غِیضَ – قِیلَ – بِقَمِیصِی – العَالَمِینَ – الرَّحِیمُ – الدِّینُ

لہٰذا ـــ یاء کو ایسے مجہول پڑھنا: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ☆ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّینِ] غلط ہے۔

حروفِ لین

حروفِ لین دو ہیں: ''واوٗ'' اَور ''یاء'' ساکن جبکہ اُن سے پہلے زبر ہو ـــ جیسے [بَوْ – بَیْ]۔ اِن کو نرمی سے اَدا کرنا چاہیئے۔

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

و: خَوْفٍ – قَوْلٌ – یَوْمٍ – لَوْحٍ – مَوْضُوعَةٌ

ی: رُوَیْدًا – كَیْدًا – كَیْفَ – قُرَیْشٍ – عَلَیْهِمُ

تنبیہات :

(1) حروفِ لین کو کھینچنے سے بچایا جائے ـــ مثلاً [خَوْفٍ] کو خَوْفٍ – [قَوْلٌ] کو قَوْلٌ – [یَوْمٍ] کو یَوْمٍ پڑھنا – [رُوَیْدًا] کو رُوَیْدًا – [كَیْدًا] کو كَیْدًا – [عَلَیْهِمُ] کو عَلَیْهِمُ پڑھنا صحیح نہیں۔

(2) حروفِ لین کو مجہول پڑھنے سے بھی بچایا جائے، جیسا کہ اُردو میں ''اور'' کے واوٗ اور ''غیر'' کی یاء کا تلفظ کیا جاتا ہے ـــ یاد رَہے کہ ''واوِلین'' کے ادا کرتے وقت بھی ہونٹوں کو پوری طرح گول کریں اور دائرہ کم سے کم رکھیں اور اس کی آواز ''گئو'' اور ''لکھنؤ'' جیسی ہوگی، ''غور'' اور ''شوق'' جیسی نہیں ہوگی۔

''واوِ لین'' معروف کی مشق

اَوْ – جَوْ – حَوْ – فَوْ – قَوْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

اَوْلِيَآءَ – جَوْفِهٖ – حَوْلَهٗ – فَوْقَهَا – قَوْلِيْ

لٰہذا ـــــ [وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ] اور [مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ] پڑھنا صحیح نہیں۔

''یائے لین'' معروف کی مشق

اَیْ – حَیْ – وَیْ – غَیْ – ضَیْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

اَيْنَ –حَيْثُ – وَيْلَكَ – غَيْرَهَا – ضَيْفِي

لٰہذا ـــــ [صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ] پڑھنا صحیح نہیں۔

چوتھا سبق

''حروف غنہ اور شدّ والے حرف کی اَدائیگی''

حروفِ غنہ

''حروفِ غنہ'' دو ہیں: ''نون'' اَور ''میم'' ـــــ اِن کو اَدا کرتے وقت ناک میں آواز جاتی ہے (جسے غنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے) اگر غنہ معلوم کرنا مقصود ہو تو ناک کو بند کر کے ''نون'' اور ''میم'' کو اَدا کریں۔

لیکن اِن کے علاوہ کسی حرف کو گنگنی آواز سے پڑھنا صحیح نہیں ـــــ مثلاً [الْعَالَمِينَ] کو الْـعَالَمِينَ – [اَلرَّحْمٰنِ] کو اَلرَّحْمٰنِ – [مٰلِكِ] کو مٰلِكِ – [يُؤْمِنُونَ] کو يُؤْمِنُونَ – [النَّاسِ] کو النَّاسِ – [بِمُؤْمِنِينَ] کو بِمُؤْمِنِينَ پڑھنا غلط ہے۔

لٰہذا ـــــ اس طرح گنگنی آواز سے پڑھنا: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ☆ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ] گناہ ہے۔

شدّ والا حرف

''شد والا حرف'' دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے، ایک مرتبہ اپنے پہلے حرف سے مل کر جبکہ دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے ساتھ، لیکن درمیان میں آواز نہ توڑیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ سختی کے ساتھ ذرا رُک کر ـــــ جیسے [صَدَّقَ – كُوِّرَتْ – مُرُّوا]

مشکل الفاظ کی مشق کیجئے:

ضُرٌّ مَّسَّهٗ – حَظًّا مِّمَّا – جَآنٌّ وَّلّٰى – مَدَّ الظِّلَّ – لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ – كُلًّا لَّمَّا – اَكْلًا لَّمًّا – شَرِّ النَّفّٰثٰتِ – زَيَّنَ السَّمَآءَ – مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى – وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ – اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ – غِلًّا لِّلَّذِينَ – يُحِبُّ التَّوَّابِينَ – دُرِّيٌّ يُّوقَدُ – بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشَاهُ – وَعَلٰى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ۔

پانچواں سبق

''بعض حروف کی ادائیگی''

(1) ''**ھمزہ**'' کو جھٹکے سے پڑھیں گے مگر ناف نہ ہلے، اس لئے کہ ناف سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

يَأْلَمُونَ – بِئْسَ – يُؤْمِنُونَ – الْبَأْسَآءُ – تُؤْوِي – تُؤْوِيهِ

لہٰذا ــــــ اس طرح جھٹکے سے پڑھنا: [يَأْ لَمُونَ – يُؤْمِنُونَ] کہ ناف ہی ہل جائے صحیح نہیں۔

(2) ''**عین**'' اَور ''**حاء**'' کے پڑھتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ انکو بلا تکلف نکالنا چاہئے ــــ جیسے [اَلْحَمْدُ – اَلْعَالَمِينَ]

''عین'' اور ''حاء'' کی مشق

ع: اَعْ ، اَعْ ، اَعْ – اِعْ ، اِعْ ، اِعْ – اُعْ ، اُعْ ، اُعْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

بَدَعَ – يَتَعَلَّمُ – عَمَّ – عَبْدٌ – زَعَمَ – زَعَرَ – عَلَمٌ – عَمَّةٌ – نَعْبُدُ – يَعْمَلُونَ

غلط اَدائیگی اس طرح ہوگی:

الْعَالَمِينَ – نَعْبُدُ – يَعْلَمُونَ – يَعْمَلُونَ

ح: اَحْ ، اَحْ ، اَحْ – اِحْ ، اِحْ ، اِحْ – اُحْ ، اُحْ ، اُحْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

حَاكِمٌ – حَمَامٌ – بَحْرٌ – مَادِحٌ – حَوْلٌ – فَحْمٌ – سَحْلٌ – حَمِيمٌ – حَوَىٰ

غلط اَدائیگی اِس طرح ہوگی:

اَلْحَمْدُ – بَحْرٌ – فَحْمٌ – سَحْلٌ

(3) "**ظاء**" اور "**ضاد**" یہ دونوں دوا لگ الگ اور مستقل حرف ہیں اسی لئے دونوں کی اپنی اپنی ایک جدا آواز ہے۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ دونوں کو صحیح صحیح اَدا کرتے وقت ایک دوسرے کے ساتھ قدرے مشابہت ہوتی ہے۔

لٰہذا ـــ اِن دونوں کو اَدا کرنے میں بہت کوشش کرنی چاہئے اور اُستادِ کامل سے اِن دونوں کی مشق ضروری ہے۔ ورنہ ایک حرف کا دوسرے حرف سے بدل جانا لازم آئے گا جو کہ بہت بڑی غلطی ہے۔

آسانی کے لئے ان دونوں کی آوازوں کا سادہ سا مفہوم اس طرح یاد کرلیں کہ:

"**ظاء**" کی آواز نرم اَور موٹی ہوتی ہے اور منہ کے سامنے سے نکلتی ہے ـــ جیسے [یَظْلِمُونَ]

"**ضـــاد**" کی آواز نرم اَور بہت موٹی ہوتی ہے اَور جماؤ کے ساتھ منہ کی بائیں یا دائیں یا دونوں طرف سے نکلتی ہے۔ اَور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ "ضادْ" کی آواز منہ کے سامنے سے ہرگز نہ نکلے ورنہ "ظاءْ" کی آواز ہوجائے گی۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے: کہ زبان کی نوک کو پوری کوشش سے بچا کر سمیٹ کر رکھا جائے، اَور زبان کے پچھلے موٹے کناروں کو داڑھوں کی جڑوں پر لگاتے ہوئے وسط (درمیان) زبان کو پھیلا کر تالو کے ساتھ جمادیں اور آہستہ آہستہ آواز کو جاری کریں ـــ جیسے [یَضْرِبُونَ]

"ظاء" اور "ضادْ" کی آواز کی مشق

ظ: اَظْ ، اَظْ ، اَظْ – اِظْ ، اِظْ ، اِظْ – اُظْ ، اُظْ ، اُظْ – اَظْ اِظْ اُظْ

ض: اَضْ ، اَضْ ، اَضْ – اِضْ ، اِضْ ، اِضْ – اُضْ ، اُضْ ، اُضْ – اَضْ اِضْ اُضْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

الظَّهِيرَةِ – تُظْهِرُونَ – عِظَامًا – تَلَظّٰى – الظَّالِمِينَ – وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ–

اِنَّـهٗ لَـذُو حَـظٍّ عَظِيمٍ – اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيمٍ – قُلْ مُوتُو بِغَيْظِكُمْ – فَضَّلْنَا –
قَيَّـضْنَا – يُضْلِلُ – وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ – وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ – نَضْرَةَ النَّعِيمِ –
وَلَـقَّـاهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُورًا – وَلَا الضَّآلِّينَ – وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ☆ إِلَىٰ رَبِّهَا
نَاظِرَةٌ – اَنْقَضَ ظَهْرَكَ – وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ

(4) "**فـاء**" اور "**هـاء**" کو پڑھتے وقت سانس اور آواز نرمی کے ساتھ جاری رکھیں، لیکن اتنی زیادہ نرمی نہ ہو کہ یہ غائب ہو جائیں، اور نہ ہی اِن کو ادا کرتے وقت زیادہ ہوا نکالیں۔

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ف: اَلْمُفْلِحُوْنَ – يَفْعَلُوْنَ – صَفًّا – وَالشَّفْعِ – اَفْوَاجًا

ه: شَهْرٌ – فَهْمٌ – الَاهْرَامُ – سَهْلٌ – نَهْرٌ – اِهْدِنَا

لہٰذا ــــ اس طرح زیادہ ہوا نکال کر پڑھنا: [صَفًّا – اَفْوَاجًا – شَهْرٌ – اِهْدِنَا] صحیح نہیں۔

(5) "**واؤ**" دونوں ہونٹوں کے بالکل گول ہونے سے اَدا ہوتا ہے ــــ جیسے [وَا وُو وِی] اس کو "فاء" کے مخرج یعنی اوپر کے دانتوں کی نوکوں اور نیچے کے ہونٹ کے وسط سے لگا کر اَدا کرنا غلط ہے۔

"واؤ" کی مشق کیجئے

وَا ، وَا، وَا – وُوْ ، وُوْ ، وُوْ – وِیْ ، وِیْ ، وِیْ – وَا وُوْ وِیْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

وَضَـعَ – وُضِـعَ – كُـوِّرَتْ – الْـمُـصَـوِّرُ – تَـقْـوِيمٍ – مَـوْفُـورًا –
مُسْـــوَدًّا – مَـــرْجُـــوًّا – اِسْـــوَدَّتْ – يُـــوَسْـــوِسُ – وَسْـــوَاسٍ

چھٹا سبق

”چند خصوصی الفاظ کی ادائیگی“

(1) لفظ: [**مَجْرٖهَا**] کی را کو [تَجْرِيْ] کی را کی طرح نہ پڑھیں، بلکہ ”قطرے“ کی را کی طرح جھکا کر پڑھیں۔اس جھکانے کو ”امالہ“ کہتے ہیں۔

امالہ کے ساتھ مشق کیجئے

مَجْرٖهَا – مَجْرٖهَا – مَجْرٖهَا – مَجْرٖهَا – مَجْرٖهَا

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(2) لفظ [**ءَ اَعْجَمِيٌّ**] کے دوسرے ہمزہ کو ذرا نرم پڑھیں ــــــ اس نرم پڑھنے کو ”تسہیل“ کہتے ہیں۔

تسہیل کے ساتھ مشق کیجئے

ءَ اَعْجَمِيٌّ – ءَ اَعْجَمِيٌّ – ءَ اَعْجَمِيٌّ – ءَ اَعْجَمِيٌّ – ءَ اَعْجَمِيٌّ

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

لَوْلَا فُصِّلَتْ آيٰتُهٗ ءَ اَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ــــ تین بار

(3) لفظ [**لَا تَاْمَنَّا**] کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) [لَا تَاْمَنَّا] ایک نون مشدد سے، لیکن نون کی پہلی آواز میں ہونٹوں سے پیش کو ظاہر کریں یعنی غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کو گول کرنا اور [نَا] پڑھنے سے پہلے گولائی کو ختم کر دینا ــــ اس کو ”اشمام“ کہتے ہیں ــــ اس کی اَدا کا تعلق چونکہ دیکھنے سے ہے لہٰذا اس کی کسی ماہر قاری سے مشق کر لی جائے۔

(2) [لَا تَاْمَنُنَا] دو نونوں سے، لیکن پہلے نون کے پیش کو ہلکا سا پڑھیں ــــ اس کو ”روم“ کہتے ہیں۔

روم کے ساتھ مشق کیجئے

لَا تَاْمَنُنَا – لَا تَاْمَنُنَا – لَا تَاْمَنُنَا – لَا تَاْمَنُنَا – لَا تَاْمَنُنَا

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

قَالُوا يٰٓاَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنُنَا عَلٰى يُوسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُوْنَ

(4) [**بَسَطْتَّ - اَحَطْتُّ - مَا فَرَّطْتُّ - مَا فَرَّطْتُّمْ**] اِن چار حرفوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ پہلے "طاء" کو موٹا اور پھر "تاء" کو باریک اُدا کریں ـــــ اس کو "اِدغام ناقص" کہتے ہیں۔

مشق کیجئے:

بَسَطْتَّ ، بَسَطْتَّ ، بَسَطْتَّ – اَحَطْتُّ ، اَحَطْتُّ ، اَحَطْتُّ –

مَا فَرَّطْتُّ ، مَا فَرَّطْتُّ ، مَا فَرَّطْتُّ – مَا فَرَّطْتُّمْ ، مَا فَرَّطْتُّمْ ، مَا فَرَّطْتُّمْ

(5) لفظ [**اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ**] کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) قاف کی آواز کو بالکل ختم کر کے صرف ایک کاف مشدد سے ـــــ اِس کو "اِدغام تام" کہتے ہیں۔

(2) پہلے قاف کو موٹا اور پھر کاف کو باریک اُدا کریں ـــــ اِس کو "اِدغام ناقص" کہتے ہیں۔

اِدغام تام کے ساتھ مشق کیجئے:

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ – اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ – اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

اِدغام ناقص کے ساتھ مشق کیجئے:

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ – اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ – اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

(6) [**آلْآنَ - آللّٰهُ - آلذَّكَرَيْنِ**] اِن تین حرفوں کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) ایک ہمزہ سے، لیکن خوب کھینچ کر ـــــ اِس کو "اِبدال" کہتے ہیں۔

(2) دو ہمزوں سے، لیکن دوسرے ہمزہ کو ذرا نرم پڑھیں ـــــ اِس کو "تسہیل" کہتے ہیں۔

ابدال کے ساتھ مشق کیجئے

آلآنَ، آلآنَ، آلآنَ – آللّٰهُ، آللّٰهُ، آللّٰهُ، آللّٰهُ – آلذَّكَرَيْنِ، آلذَّكَرَيْنِ، آلذَّكَرَيْنِ

تسہیل کے ساتھ مشق کیجئے

ءَالآنَ، ءَالآنَ، ءَالآنَ – ءَاللّٰهُ، ءَاللّٰهُ، ءَاللّٰهُ – ءَالذَّكَرَيْنِ، ءَالذَّكَرَيْنِ، ءَالذَّكَرَيْنِ

(7) [**بِئْسَ الاسْمُ**] میں ''لام'' کے دائیں بائیں جو دو ہمزے لکھے ہوئے ہیں وہ پڑھنے میں نہیں آتے۔ اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ بِئْسَ کی سین کے بعد اَلِاسْمُ میں ''لام'' کو مکسور اور اس ''لام'' کو سین سے ملا کر پڑھتے ہیں۔

مشق کیجئے:

بِئْسَ الِاسْمُ، بِئْسَ الِاسْمُ – بِئْسَ الِاسْمُ الفُسُوقُ بَعْدَ الِايمَانِ

اور اس کو اس طرح پڑھنا: [بِئْسَ الْاِسْمُ] بالکل غلط ہے۔

(8) [**مَالِيَهْ** ☆ **هَلَكَ**] میں مَالِيَهْ کو هَلَكَ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) دو الگ الگ ھاؤں سے، لیکن پہلی ''ہاء'' کے بعد ذرا رک کر ـــــ جیسے [مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ] ـــــ اس کو ''اظہار'' کہتے ہیں۔

(2) ''یاء'' کے بعد ایک ''ہاء'' مشدد سے ـــــ جیسے [مَالِيَه ☆ هَّلَكَ] ـــــ اس کو ''ادغام'' کہتے ہیں۔

پہلے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے:

مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ ، مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ – مآ اَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ☆ هَلَكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَهْ

دوسرے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے:

مَالِيَه ☆ هَّلَكَ ، مَالِيَه ☆ هَّلَكَ – مآ اَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَه ☆ هَّلَكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَهْ

(9) [**فِيهِ مُهَانًا**] میں ''ہاء'' کو کچھ کھینچ کر پڑھیں گے، ہماری قراءت (روایتِ حفصؒ) میں اسے [فِيهِ هُدًى] کی طرح فِيهِ مُهَانًا پڑھنا صحیح نہیں۔

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

فِيهٖ مُهَانًا ، فِيهٖ مُهَانًا – وَيَخْلُدْ فِيهٖ مُهَانًا

ساتواں سبق

''حرفوں کو موٹا اور باریک پڑھنے کا بیان''

۞ سات حرفوں کو ہمیشہ موٹا پڑھیں۔ وہ یہ ہیں [خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ] ـــــ اِن کو ''حروف مستعلیة'' کہتے ہیں۔

حروف مستعلیه کی مشق

خ: اَخْ ، اَخْ ، اَخْ – اِخْ ، اِخْ ، اِخْ – اُخْ ، اُخْ ، اُخْ – اَخْ اِخْ اُخْ

ص: اَصْ ، اَصْ ، اَصْ – اِصْ ، اِصْ ، اِصْ – اُصْ ، اُصْ ، اُصْ – اَصْ اِصْ اُصْ

ض: اَضْ ، اَضْ ، اَضْ – اِضْ ، اِضْ ، اِضْ – اُضْ ، اُضْ ، اُضْ – اَضْ اِضْ اُضْ

غ: اَغْ ، اَغْ ، اَغْ – اِغْ ، اِغْ ، اِغْ – اُغْ ، اُغْ ، اُغْ – اَغْ اِغْ اُغْ

ط: اَطْ ، اَطْ ، اَطْ – اِطْ ، اِطْ ، اِطْ – اُطْ ، اُطْ ، اُطْ – اَطْ اِطْ اُطْ

ق: اَقْ ، اَقْ ، اَقْ – اِقْ ، اِقْ ، اِقْ – اُقْ ، اُقْ ، اُقْ – اَقْ اِقْ اُقْ

ظ: اَظْ ، اَظْ ، اَظْ – اِظْ ، اِظْ ، اِظْ – اُظْ ، اُظْ ، اُظْ – اَظْ اِظْ اُظْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

خ: يَخْشَىٰ – خَوْفٍ – خَشْيَةٌ – خَالِدٌ – خَيْرًا – خُلِقَ – دَخَلَ – بَخِلَ – اُخِذَ

ص: صَبْرٌ – صَوْتٌ – نُصُوصٌ – قَصْرٌ – اِخْلَاصٌ – صَامِتٌ

ض: ضَرَبَ – وَضَعَ – عَرَضَ – عَرِيضٌ – مَرِيضٌ – ضَارِبٌ

غ: رَغَدًا – غَبَرَةٌ – فَارْغَبْ – غَاسِقٍ – غَلَبَتْ – غُلِبَ – غَفَرَ – بُغِيَ

ط: بَطَلٌ – وَطَنٌ – طُيُورٌ – طُلَّابٌ – طَآئِرٌ – طَارِقٌ

ق: قَمَرٌ – اَخْلَاقٌ – وَقَفَ – سَآئِقٌ – حَقٌّ – قَالَ

ظ: عَظْمٌ – حَفِيظٌ – ظَلِيلٌ – نَظَرَ – وَعْظٌ – ظَاهِرٌ

۞ تین حروف کبھی موٹے پڑھے جاتے ہیں اور کبھی باریک، وہ یہ ہیں [الف – لام – را]، اِن کو ''شبه مستعلية'' کہتے ہیں۔

آٹھواں سبق

''الف اور لام کو موٹا و باریک پڑھنے کا قاعدہ''

''الف'' کا قاعدہ

اَلف سے پہلے موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا ہوگا ــــ جیسے [قَالَ] ــ اور اگر پہلے باریک حرف ہو تو اَلف بھی باریک ہوگا ــــ جیسے [مَالِكِ]

موٹے الف کی مشق:

خَالِدٌ – صَامِتٌ – ضَارِبٌ – غَاسِقٍ – طَآئِرٌ – قَالَ – ظَاهِرٌ

لٰہذا ــــ اس طرح الف کو باریک کر کے پڑھنا: [خَالِدٌ – صَامِتٌ – قَالَ] غلط ہے۔

باریک الف کی مشق:

العَالَمِينَ – الرَّحْمٰنِ – مٰلِكِ – اِيَّاكَ – حَاسِدٍ – النَّاسِ

لٰہذا ــــ اس طرح الف کو موٹا کر کے پڑھنا: [العَالَمِينَ – مٰلِكِ – اِيَّاكَ] غلط ہے۔

''لام'' کا قاعدہ

لفظ [اَللّٰهُ] اور [اَللّٰهُمَّ] کے ''لام'' سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام موٹا پڑھیں ــــ جیسے [قُلْ هُوَ اللّٰهُ – رَحْمَةُ اللّٰهِ – سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ – قَالُوا اللّٰهُمَّ]

اور اگر اس ''لام'' سے پہلے زیر ہو تو لام باریک پڑھیں ــ جیسے [بِسْمِ اللّٰهِ – قُلِ اللّٰهُمَّ]

باقی تمام ''لام'' باریک ہی پڑھے جاتے ہیں ــــ مثلاً [اَلْحَمْدُ – الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ – قُلْ هُوَ – لَمْ يَكُنْ لَّهٗ – ضَلَلْنَا]

لٰہذا ــــ [اَلْحَمْدُ] کو اَلْحَمْدُ پڑھنا – [قُلْ هُوَ] کو قُلْ هُوَ پڑھنا – [لَمْ يَكُنْ لَّهٗ] کو لَمْ يَكُنْ لَّهٗ پڑھنا غلط ہے۔

نواں سبق

''را کو موٹا اور باریک پڑھنے کے قاعدے''

قاعدہ[۱]: ''را'' کے اُوپر زبر یا پیش ہو تو وہ موٹی ہوگی ـــــ جیسے [رَزَقْنٰهُمْ – رُزِقُوا]

اُور جب ''را'' کے نیچے زیر ہو تو باریک ہوگی ـــــ جیسے [رِجَالٌ]

موٹی ''را'' کی مشق:

رَا، رَا، رَا – رُو، رُو، رُو – رَا رُو، رَا رُو، رَا رُو

باریک ''را'' کی مشق:

رِی، رِی، رِی – رِجَالٌ، رِجَالٌ، رِجَالٌ

صحیح نطق کے ساتھ اُدا کیجئے:

رَاَوُا – مِـرَآءً – ظَـاهِرًا – وَمُبَشِّرًا – وَنَذِيرًا – وَالخَيْرَاتِ – وَالرَّاشِدُونَ –

كُلَّمَا رُزِقُوا – وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ – وَعِشْرُونَ – صَابِرُونَ – لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ –

رِجَـالٌ – رِئَـآءَ الـنَّـاسِ – وَالـصَّـابِـرِينَ – وَفِى الرِّقَـابِ – وَالغَـارِمِينَ

قاعدہ[۲]: ''را'' ساکن (جزم والی) سے پہلے زبر یا پیش ہو تو موٹی ہوگی ـــــ جیسے

[بَرْقٌ – يُرْزَقُونَ] ـــــ اُور جب ''را'' سے پہلے زیر ہو تو باریک ہوگی ـــــ

جیسے: [مِرْيَةٌ – فِرْعَوْنَ]

موٹی ''را'' کی مشق: اَرْ، اَرْ، اَرْ – اُرْ، اُرْ، اُرْ – اَرْ اُرْ، اَرْ اُرْ، اَرْ اُرْ

باریک ''را'' کی مشق: اِرْ، اِرْ ، اِرْ – مِرْيَةٌ ، مِرْيَةٌ، مِرْيَةٌ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

لَاتَـرْفَـعُـوا – يَـرْضَـوْنَـهُ – نُـرْسِـلُ الـمُـرْسَلِينَ – وَاْمُرْ اَهْلَكَ – اِسْتَغْفِرْ

لِـذَنْبِكَ – قُـمْ فَـاَنْـذِرْ – وَرَبَّكَ فَـكَبِّـرْ – وَثِيَـابَكَ فَـطَهِّـرْ

قاعدہ(۳)**:** ''را'' پر ٹھہرتے وقت اگر اس سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو ''را'' موٹی ہوگی ــــ جیسے [وَالْعَصْرِ – خُسْرٍ] ــــ اور جب ''را'' سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو، یا ''را'' سے پہلے ''یاء'' ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو تو ان دونوں صورتوں میں ''را'' باریک ہوگی ــــ جیسے [حِجْرٌ – خَيْرٌ]

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

وَالْفَجْرِ – وَلَيَالٍ عَشْرٍ – وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ – ذَاتِ قَرَارٍ – كِتَابَ الْاَبْرَارِ – عُقْبَى الدَّارِ – هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ – وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ – يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ

تنبیہات:

(1) [قِرْطَاسٌ – مِرْصَادٌ – اِرْصَادٌ – فِرْقَةٌ] کی ''را'' موٹی ہوگی۔

مشق کیجئے:

قِرْطَاسٌ ، قِرْطَاسٌ ، قِرْطَاسٌ – مِرْصَادٌ ، مِرْصَادٌ ، مِرْصَادٌ – اِرْصَادٌ ، اِرْصَادٌ ، اِرْصَادٌ – فِرْقَةٌ ، فِرْقَةٌ ، فِرْقَةٌ

(2) [فِرْقٍ] کی ''را'' اور اسی طرح [الْقِطْرِ] اور [مِصْرَ] کی ''را'' پر جب ٹھہرا جائے تو ''را'' موٹی اور باریک دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔

موٹی ''را'' کے ساتھ مشق کیجئے:

فِرْقٍ ، فِرْقٍ ، فِرْقٍ – الْقِطْرِ، الْقِطْرِ، الْقِطْرِ – مِصْرَ، مِصْرَ، مِصْرَ ، مِصْرَ

باریک ''را'' کے ساتھ مشق کیجئے:

فِرْقٍ، فِرْقٍ، فِرْقٍ – الْقِطْرِ، الْقِطْرِ، الْقِطْرِ – مِصْرَ ، مِصْرَ ، مِصْرَ

دونوں طرح صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ – فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ –

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ – وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ –

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ – وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ

(3) جزم والی ''را'' سے پہلے زیر ہمزہ وصلی پر ہو، یا جزم والی ''را'' سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو تو ان دونوں صورتوں میں ''را'' موٹی ہی ہوگی ـــــ جیسے:

[اِرْجِعُوا – اِرْحَمْ – اِرْتَبْتُمْ – رَبِّ ارْجِعُونَ – اِنِ ارْتَبْتُمْ – اَمِ ارْتَابُوا] ـــــ اس میں اگر کسی جگہ پہچان مشکل ہو تو کسی ماہر قاری سے دریافت کرلیا جائے۔

دسواں سبق

''غنہ یعنی گنگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کے قاعدے''

قاعدہ(۱): جب ''نون'' اور ''میم'' پر شد [ـّنّ ـمّ] ہو تو ہمیشہ غنہ ہوتا ہے ـــــ جیسے [عَمَّ – اِنَّ]

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

اِنَ الْمُسْلِمِینَ – اِنِّی تُبْتُ اِلَیْكَ – یَمُنُّونَ عَلَیْكَ –

هَمَّتْ بِهٖ – مِنَ الْیَمِّ – وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْکِتَابِ

قاعدہ(۲): میم ساکن [مْ] پر غنہ اس وقت ہوگا جب اس کے بعد میم اور باء ہوں ـــــ جیسے [اِلَیْکُمْ مُرْسَلُوْنَ – یَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ] ـــــ اور جب ''میم'' اور ''باء'' کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو آواز کو ناک میں نہ کھینچیں ـــــ مثلاً [اَلْحَمْدُ – اَنْعَمْتَ] ـــــ لہٰذا اِن کو اس طرح غنہ کے ساتھ پڑھنا [اَلْحَمْدُ – اَنْعَمْتَ] صحیح نہیں۔

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

کَمْ مِّنْ فِئَةٍ – وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ – اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا – اَمْ بِظَاهِرٍ – فَاحْکُمْ

بَیْنَهُمْ – یَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ – اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ – اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ – وَیُمْسِكُ

السَّمَآءَ – ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْهَرُ – اَمْ زَاغَتْ – اَلَمْ یَرَوْا –

اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ☆

قاعدہ(۳): ''نون'' ساکن [ـنْ] اور تنوین [ـً ـٍ ـٌ] کے بعد جب حروفِ حلقی یعنی [ء ، ه ، ع ، ح ، غ ، خ] اور ''لام'' و ''را'' میں سے کوئی حرف آ جائے تو غنہ نہ ہوگا ـــــ جیسے [اَنْعَمْتَ – اِنْ عَلَیْكَ – عَذَابٌ عَظِیْمٌ] ـــــ اِن

آٹھ حروف کے علاوہ باقی بیس حروف میں سے اگر کوئی حرف آجائے تو غنہ ہوگا یعنی ناک میں آواز کو کھینچ کر پڑھیں گے ـــــ جیسے [مَنْ يَقُولُ – مِنْ بَعْدِ – مِنْ شَرٍّ – بَرْقٌ يَّجْعَلُونَ] ـــــ اور وہ بیس حروف یہ ہیں: [ب ، ت ، ث ، ج ، د ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ف ، ق ، ك ، م ، ن ، و ، ی]

"نون" ساکن وتنوین (بغیر غنہ) کی مثالیں:

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ء: يَنْـئَوْنَ – مَنْ ءَامَنَ – جَنّٰتٍ اَلْفَافًا

ہ: يَنْهَوْنَ – مَنْ هَاجَرَ – وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

ع: اَنْعَمَ اللّٰهُ – اِنْ عَلَيْكَ – اِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

ح: تَنْحِتُونَ – مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

غ: فَسَيُنْغِضُونَ – مِنْ غِلٍّ – اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ

خ: الْمُنْخَنِقَةُ – مِنْ خَيْرٍ – اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

ل: وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُونَ – هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

ر: كُلُوا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ – اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ

"نون" ساکن وتنوین (غنہ کے ساتھ) کی مثالیں:

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

ب: اَنْبِئُونِى – مِنْ بَعْدِهِمْ – وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

ت: مُنْتَهُونَ – اِنْ تَتُوبَا – زَرْعًا تَاْكُلُ

ث: مَنْثُورًا – اَنْ ثَبَّتْنَاكَ – اَزْوَاجًا ثَلَاثَةً

ج : فَـاَنْـجَيْـنٰـهُ – مَـنْ جَـآءَ – قَـوْمًـا جَبَّـارِيـنَ

د : وَعِـنْـدَهٗ – وَمَـنْ دَخَـلَـهٗ – مُسْتَـقِيـمٍ دِيـنًـا

ذ : لِيُـنْـذِرَ – مِـنْ ذَكَـرٍ – سِـرَاعًـا ذٰلِكَ

ز: اَنْـزَلَ – مِـنْ زَوَالٍ – وَطَـرًا زَوَّجْـنَـا كَهَـا

س: مَـا نَـنْسَـخْ – مِنْ سَيِّـئَـاتِـكُـمْ – وَرَجُلًا سَلَـمًـا

ش: مَـنْشُـورًا – فَـمَـنْ شَـآءَ – وَاللّٰـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ

ص: يَـنْـصُـرُونَ – اَنْ صَـدُّوكُـمْ – رِيـحًـا صَـرْصَـرًا

ض: مَـنْـضُـودٍ – مِـنْ ضُـرٍّ – وَكُلًّا ضَـرَبْـنَـا

ط: اِنْـطَـلِـقُـوا – فَـاِنْ طَـلَّـقَـهَـا – صَـعِيـدًا طَيِّـبًـا

ظ: فَـانْـظُـرْ – اِنْ ظَـنَّـا – ظِلًّا ظَـلِيلًا

ف: يُـنْـفِـقُـونَ – اِنْ فِـى صُـدُورِهِـمْ – عَـلَـىٰ سَفَـرٍ فَعِدَّةٌ

ق: يُـنْـقَـذُونَ – وَاِنْ قِيـلَ – اِنَّ الـلّٰـهَ عَلِيـمٌ قَـدِيـرٌ

ک: اَنْـكَـالًا – مِـنْ كُـلٍّ – وَرِزْقٌ كَـرِيـمٌ

م: مِـنْ مَّـآءٍ – فِـى كِتَـابٍ مُبِيـنٍ

ن: اِنْ نَّـقُـولُ – مَـلِـكًـا نُّـقَـاتِـلُ

و: مِـنَ الـلّٰـهِ مِـنْ وَّلِـىٍّ وَّلَا وَاقٍ

ی: اِنْ يَّـقُـولُـونَ – يَـوْمَـئِـذٍ يُّـوَفِّيهِـم

تنبیہات:

(1) [دُنْيَا – بُنْيَانٌ – قِنْوَانٌ – صِنْوَانٌ] میں غنہ نہیں ہوگا۔

مشق کیجئے:

دُنُيَـــا ، دُنُيَـــا ، دُنُيَـــا – بُــنُيَـــانٌ ، بُــنُيَـــانٌ ، بُــنُيَـــانٌ –

قِــنُــوَانٌ ، قِــنُــوَانٌ ، قِــنُــوَانٌ – صِــنُــوَانٌ ، صِــنُــوَانٌ، صِــنُــوَانٌ

(2) ''باء'' سے پہلے نون ساکن [ـــنْ] اور تنوین [ـــً ـــٍ ـــٌ] دونوں میم بن جاتے ہیں، جیسے [مِنۢ بَعۡدِ – سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ] اِسی وجہ سے ایسے موقعوں میں ایک چھوٹی سی میم لکھ دیتے ہیں، تاکہ پڑھنے والے بجائے نون کے میم پڑھیں۔

مشق کیجئے:

مِنۢ بَعۡدِ ، مِنۢ بَعۡدِ ، مِنۢ بَعۡدِ – سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ، سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ، سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ

(3) اگر غنہ وَالے نون یا تنوین کے بعد کوئی موٹا حرف آ جائے تو غنہ موٹا ہوگا ـــــ

جیسے [فَانۡصَبۡ]

صحیح نطق کے ساتھ اَدا کیجئے:

وَلَـمَنۡ صَبَـرَ – رِيـحًا صَرۡصَرًا – لِمَنۡ ضَرُّهٗ – وَكُلًّا ضَرَبۡنَا – وَاِنۡ طَآئِفَتَانِ –

صَـعِيـدًا طَيِّبًا – اِنۡ ظَـنًّـا – ظِلًّا ظَـلِيلًا – مِـنۡ قَبۡلِهِـمۡ – عَـلِيـمٌ قَـدِيـرٌ

گیارہواں سبق

”مد یعنی کھینچ کر پڑھنے کے قاعدے“

قاعدہ(۱) : چار حرفوں کو کچھ کھینچ کر پڑھیں، وہ یہ ہیں:

(1) ”الف“ کو، جس سے پہلے زبر ہو ــــ جیسے [بَا]

(2) جزم والی ”واؤ“ کو، جس سے پہلے پیش ہو ــــ جیسے [بُو]

(3) جزم والی ”یاء“ کو، جس سے پہلے زیر ہو ــــ جیسے [بِی]

یہ تینوں ”حروفِ مدہ“ کہلاتے ہیں۔

(4) کھڑا زَبر، کھڑی زِیر اور اُلٹا پیش والے حرف کو ــــ جیسے [بٰ ، بٖ ، بٗ]

یہ تینوں حرکتیں حروف مدہ کی آواز دیتی ہیں، یعنی: کھڑا زَبر الف مدہ کی، کھڑی زیر یائے مدہ کی اور الٹا پیش واوِ مدہ کی۔

اَلف مدہ اور کھڑا زَبر کی مشق:

زَادَ – طَابَ – فَازَ – جَاوَزَا – مٰلِكِ – اٰمَنَ – فَتٰهَا – ثَلٰثَةَ

واوِ مدہ و اُلٹا پیش کی مشق :

قُوْلِیْ – مُوْهِنُ – نُوْرِهٖ – تَمُوْرُ – نُرِيَهٗ – وُرِیَ – دَاوٗدُ

یائے مدہ و کھڑی زِیر کی مشق:

سِیْقَ – قِیْلَ – غِیْضَ – وَقِیْلِهٖ – بِقَمِیْصِی – مِكْلَ – كُتُبِهٖ – رُسُلِهٖ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

اُوْذِیْنَا – نُوْحِیْهَا – وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

قاعدہ(۲) : جس حرف پر بڑی مد ــــٓ یا چھوٹی مد ــــٓ ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو تو اُس مد والے حرف کو دَرمیانہ (یعنی دوگنا) کھینچ کر پڑھیں ــــ جیسے [جَآءَ – یٰٓاَیُّهَا]

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

یٰسَمَآءُ – یُضِیْٓءُ – تَبُوْٓءَ – فَنَفَعَهَآ اِیْمَانُهَا – فِیْٓ اٰبَآئِنَا – قَالُوْٓا اٰمَنَّا

تنبیہ:

جب چھوٹی مد پر ٹھہرا جائے ـــــ جیسے [فَنَفَعَهَآ اِیمَانُهَا] میں فَنَفَعَهَا پر، اور [قَالُوٓا اٰمَنَّا] میں قَـالُوا پر تو اس صورت میں حرفِ مد چونکہ ہمزہ سے جدا ہو جاتا ہے اس لئے زیادہ کھینچا بھی نہیں جائیگا۔

قاعدہ[۳]: جس حرف پر مد ٓ کی علامت ہو اور اسکے بعد جزم ْ یا شد ّ والا حرف ہو تو اُس مد والے حرف کو خوب (یعنی تین گنا) کھینچ کر پڑھیں ـــ جیسے [آٰلْئٰنَ – دَآبَّةً]

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

آٰلْئٰنَ ، آٰلْئٰنَ ، آٰلْئٰنَ – حَآجَّهٗ ، كَآفَّةً – وَلَا الضَّآلِّينَ

تنبیہ:

بعض لوگ مد اور تشدید والے حرف کے درمیان ہمزہ اُدا کر دیتے ہیں ـــــ جیسے:

[دَآبَّةً] کو دَآ اَبَّةً ـــ ایسے پڑھنا بالکل غلط ہے۔

قاعدہ[۴]: جب چار حرفوں یعنی ''اَلف''، ''جزم والی واؤ''، ''جزم والی یاء'' اور ''کھڑی حرکت والے حرف'' کے بعد والے حرف پر جزم ٹھہرنے کی وجہ سے ہو تو وہاں ان چاروں کو کچھ کھینچنا، دَرمیانہ کھینچنا یا خوب کھینچنا تینوں طرح صحیح ہے۔

ترتیب وار مثالیں یہ ہیں:

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ☆ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ ☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ طُوبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ☆

اب مد کے تینوں طریقوں کے ساتھ مشق کیجئے:

الـنَّـاسِ، الـنَّـاسِ، الـنَّـاسِ – وَمَشْهُـودٍ ، وَمَشْهُـودٍ ، وَمَشْهُـودٍ –

الْـعَـالَـمِيـنَ ، الْـعَـالَـمِيـنَ ، الْـعَـالَـمِيـنَ – مَـاٰبٍ ، مَـاٰبٍ ، مَـاٰبٍ

بارہواں سبق

’’حروفِ مقطعات کی اَدائیگی‘‘

(یعنی وہ حروف جو سورتوں کے شروع میں الگ الگ پڑھے جاتے ہیں)

طٰهٰ	نٓ	قٓ	صٓ
طَاهَا	نُوْنْ	قَاْفْ	صَاْدْ
الٓمٓ	طٰسٓمٓ	طٰسٓ	یٰسٓ
اَلِفْ لَاْمّ مِّیْمْ	طَاسِیْمّ مِیْمْ	طَاسِیْنْ	یَاسِیْنْ
حٰمٓ	الٓمٓرٰ	الٓرٰ	الٓمٓصٓ
حَامِیْمْ	اَلِفْ لَاْمّ مِّیْمْ رَا	اَلِفْ لَاْمْ رَا	اَلِفْ لَاْمّ مِّیْمْ صَاْدْ

كٓهٰیٰعٓصٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ
كَاْفْ هَا یَا عَیْنْ صَاْدْ	حَامِیْمْ عَیْنْ سِیْنْ قَاْفْ

تنبیہ:

سورۂ آلِ عمران کے شروع میں [الٓمٓ] کو لفظ اللّٰہ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

(1) میم کو زَبر دے کر خوب کھینچ کر پڑھنا ــــ جیسے الٓمٓ اللّٰهُ (اَلِفْ لَاْمّ مِّیْمَ اللّٰهُ)

(2) میم کو زَبر دے کر کچھ کھینچ کر پڑھنا ــــ جیسے الٓم اللّٰهُ (اَلِفْ لَاْمّ مِّیمَ اللّٰهُ)

پہلے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے: الٓمٓ اللّٰهُ ، الٓمٓ اللّٰهُ ، الٓمٓ اللّٰهُ

دوسرے طریقے کے ساتھ مشق کیجئے: الٓم اللّٰهُ، الٓم اللّٰهُ، الٓم اللّٰهُ

تیرھواں سبق

''ضروری فوائد''

فائدہ(۱): قرآن مجید کے بعض کلمات میں جو چھوٹا سا نون لکھا ہوتا ہے، اس کو ''نون قُطنی'' کہتے ہیں، جب دو زَبروں کے بعد ''نون قُطنی'' کو ظاہر کیا جائے تو جو دو زبر کے بعد زائد الف لکھا جاتا ہے وہ نہیں پڑھا جائے گا ـــــ جیسے مَثَلاَ ٱلۡقَوۡمُ ، اس کو مَثَلَانِ الۡقَوۡمُ پڑھنا غلط ہے۔

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے:

سَآءَ مَثَلاَ ٱلۡقَوۡمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا – وَإِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡـًٔا ٱتَّخَذَهَا هُزُوًا – اِنۡ تَرَكَ خَيۡرَا ٱلۡوَصِيَّةُ لِلۡوَالِدَيۡنِ – وَإِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا ٱنۡفَضُّوا اِلَيۡهَا

فائدہ(۲): چار اَلفاظ ایسے ہیں جو لکھے ہوئے تو ''صادٗ'' کے ساتھ ہیں مگر اُن پر چھوٹا سا ''سینٗ'' بھی لکھا ہوتا ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔ وَاللّٰهُ يَقۡبِضُ وَيَبۡصُۜطُ (البقرہ:۲۴۵)

۲۔ وَزَادَكُمۡ فِى الۡخَلۡقِ بَصۜۡطَةً (الاعراف:۶۹)

۳۔ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ (الطّور:۳۷)

۴۔ لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَۜيۡطِرٍ (الغاشیہ:۲۲)

اِن کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: کہ پہلے دولفظوں میں صرف ''سینٗ'' ہی پڑھیں گے، نمبر۳ میں ''سینٗ'' اور ''صادٗ'' دونوں پڑھنا جائز ہیں، نمبر۴ میں صرف ''صادٗ'' ہی پڑھیں گے۔

فائدہ(۳): اَللّٰهُ الَّذِى خَلَقَكُمۡ مِنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا وَّشَيۡبَةً (الروم:۵۴) میں لفظ ضُعۡفٍ اور ضُعۡفًا دو طرح پڑھا گیا ہے:

(1) ضَعۡفٍ – ضَعۡفًا ضاد پر زَبر

(2) ضُعۡفٍ – ضُعۡفًا ضاد پر پیش ـــــ ہماری قراءت (روایتِ حفصؒ) میں دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔ اِسی وجہ سے سعودی عرب کے مصحف میں زَبر سے لکھے ہوئے ہیں اور ہمارے ہاں پیش سے۔

چودھواں سبق

”وقف اور سکتہ کا بیان“

وقف یعنی ٹھہرنے کا بیان

جس طرح قرآنِ شریف کے حروف اور اس کے اَلفاظ کو صحیح پڑھنا ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وقف اُسی قاعدہ اور طریقہ کے موافق کیا جائے جس طرح قراء اور اہل زبان کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وقف کرتے وقت سانس لینا ضروری ہے۔ بغیر سانس توڑے وَقف کرنا جائز نہیں۔ وَقف کے قاعدے یہ ہیں:

قاعدہ(۱): جس کلمہ پر وَقف کرنا ہو۔ اگر اُس کے آخری حرف پر دو زبر کے علاوہ کوئی بھی حرکت ہو تو اس حرف کو جزم دے کر سانس اور آواز بند کرلیں ـــــــ جیسے

[مَسَدٍ] کو مَسَدْ

مشق کیجئے:

رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ يَوْمِ الدِّينِ ☆ وَاِيَاكَ نَسْتَعِينُ ☆ كُفُوًا اَحَدٌ ☆

حَبْلٌ مِنْ مَّسَدٍ ☆ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ☆

قاعدہ(۲): جس کلمہ کے آخری حرف پر دو زَبر ہوں تو ایک زبر کو اَلف سے بدل کر پڑھیں۔

جیسے [مِهَادًا] کو مِهَادَا

مشق کیجئے:

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ☆ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ☆ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ☆

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ☆ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ☆

قاعدہ(۳): جس کلمہ کا آخری حرف گول ”ۃ“ ہو تو وقف میں اس کو ”ہ“ جزم والی سے بدل کر پڑھیں ـــــ جیسے [رَحْمَةٌ] کو رَحْمَهْ

مشق کیجئے:

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ☆ فِى عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ☆ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ☆
الْقَارِعَةُ ☆ مَا الْقَارِعَةُ ☆

تنبیہ:

بے جا وقف کرنے سے بچیں، جب وقف کرنے کی ضرورت ہو تو حتی الامکان آیات اور ''علاماتِ وَقف'' پر ٹھہریں۔ کلمہ کے درمیان میں وَقف کرنا اور آگے سے پڑھنا شروع کر دینا گناہ ہے ـــــ مثلاً [مَا/لِكِ يَوْ/مِ الدِّينِ ☆ اِيَّا/كَ نَعْبُدُ وَاِيَّا/كَ نَسْتَعِينُ ☆]

''سکتہ'' کا بیان

سکتہ کا مطلب ہے کہ سانس لئے بغیر ذرا رُک جانا۔

ہماری قراءت (روایت حفصؒ) میں چار جگہ سکتہ ثابت ہے ـــــ تو لیجئے مشق کیجئے:

(1) عِوَجَا ☆ قَيِّمًا – عِوَجَا ☆ قَيِّمًا – وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجَا ☆ قَيِّمًا

(2) مَرْقَدِنَا ۜ هٰذَا – مَرْقَدِنَا ۜ هٰذَا – قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا

(3) مَنْ ۜ رَاقٍ – مَنْ ۜ رَاقٍ – وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ

(4) بَلْ ۜ رَانَ – بَلْ ۜ رَانَ – كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ

فائدہ:

سکتہ کا حکم وَقف جیسا ہی ہے، مگر دونوں میں فرق یہ ہے: کہ ''وَقف'' میں کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں جبکہ ''سکتہ'' میں سانس نہیں لیتے، لہٰذا سورۂ کہف والی جگہ میں ''سکتہ'' اِس طرح کرے کہ [عِوَجَا ☆ ۜ] دُو زَبر کی تنوین کو اَلف سے بدل دے، اسی طرح [مَنْ ۜ رَاقٍ] میں مَنْ کے ''نون'' کو ساکن پڑھ کر ''سکتہ'' کرے، آگے رَاقٍ میں نہ ملائے۔ اور یہی صورت [بَلْ ۜ رَانَ] میں سمجھئے، پہلے دُو موقعوں میں وَقف کرنا بھی صحیح ہے۔

پندرھواں سبق

”چند سورتوں کی مشق“

﴿سُورَةُ الفَاتِحَة﴾

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ☆ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ☆
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ☆ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ☆ صِرَاطَ
الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ☆

﴿سُورَةُ الْكٰفِرُونَ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ☆ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ☆ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَآ اَعْبُدُ ☆ وَلَآ
اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ ☆ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَآ اَعْبُدُ ☆ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ☆

﴿سُورَةُ الاِخْلاَص﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ☆ اللّٰهُ الصَّمَدُ ☆ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ☆ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ☆

﴿سُورَةُ الْفَلَق﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ☆ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ☆ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ☆
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ☆ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ☆

﴿سُورَةُ النَّاس﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ☆ مَلِكِ النَّاسِ ☆ اِلٰهِ النَّاسِ ☆ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ ☆ الَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ النَّاسِ ☆ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ☆

[صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ]

خاتمہ

''آخری گذارش''

''علم تجوید'' اِس قدر اَجنبیت اور عدم اِلتفات کا مستحق نہیں جس قدر بعض اَحباب تصور کرتے ہیں۔ بلکہ یہ اسلام کا ایک زریں باب ہے اور علماءِ کرام وقراءِ عظام نے اس کو خیر القرون سے قَـرْنَـا بَـعْـدَ قَرْنٍ ایک دوسرے سے بالمشافہ روایۃً وتلاوۃً ہم تک پہنچانے میں بھرپور اَنداز میں محنت فرمائی ہے۔

لہٰذا! ہر شخص کو چاہئے کہ وہ قرآن کو صحیح پڑھنے کی بھرپور کوشش کرے، اور دِن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کچھ وقت اس علم کو سیکھنے میں صرف کرے۔ تاکہ قرآن کے اَلفاظ کی صحیح اَدائیگی ہوسکے اور پھر اس کی بدولت قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی جتنی فضیلتیں ہیں وہ سب حاصل ہوجائیں گی۔ (اِن شاءاللہ)

قرآن مجید کی تجوید وتصحیح کے لئے ضروری ہے کہ مسلسل محنت کی جائے اور ماہر اُستاد کے منہ سے جو تلفُّظ حاصل ہو اس کو بار بار دُہرایا جائے، جیسا کہ ایک کاتب، مشق اور اُستاد کی راہنمائی سے کس طرح حروف کو عمدہ اور درست وصاف شکل میں لکھنے لگتا ہے۔ پس اسی طرح حروف کی اَدا کا معاملہ ہے کہ زَبان کے ذریعہ مسلسل مشق کی جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں صحیح پڑھنے کی دولت میسر آجائے گی۔

حافظ اَبو عمرو دَانیؒ فرماتے ہیں: ''تجوید کے حصول اور اس کے ترک کرنے میں انسان کے اپنے منہ اور زَبان سے محنت کرنے کے سوا اور کوئی بھی فرق نہیں ہے''

لہٰذا ـــــ قرآن کو بلا تجوید اور تجوید سے پڑھنے میں جو فرق ہے وہ محض زبان سے محنت کرنے اور نہ کرنے ہی کا ہے۔ جو محنت کرتا ہے وہ بفضلہٖ تعالیٰ چند ہی دنوں میں تجوید سے پڑھنے لگ جاتا ہے اور جو شخص محنت نہیں کرتا وہ اس دولت سے محروم رہتا ہے، خواہ وہ کتنی

ہی کتابیں پڑھتا پڑھاتا رہے۔

تجوید دَرج ذیل تکلّفات کا نام نہیں جن سے طبیعتیں نفرت کریں اور دِل اس سے لذت نہ پائیں ـــــ مثلاً:

(1) پیشانی پر شکن پڑنا۔ (2) جلد جلد پلکیں گرانا۔

(3) زور زور سے آنکھیں بند کرنا۔ (4) ناک کا پھلانا۔

(5) منہ کو ٹیڑھا کرنا۔ (6) گرجدار ورَعشہ زدہ آواز نکالنا۔

(7) منہ کو گہرا کر کے گلے سے زور سے آواز نکالنا۔

بلکہ تجوید والی قراءَت ایسی آسان ونہایت شیریں ومیٹھی اَورلطیف وعمدہ تلاوت کا نام ہے جس میں لہجہ عرب کے موافق حسن صوت اور تجوید کے ساتھ پڑھتے وقت خشوع ، خضوع اور وَقار بھی قائم رَہے۔

قرآنِ حکیم اَقوامِ عالم کے لئے پیغام رحمت اور ایمان والوں کیلئے دستورِعمل ہے۔ اس کی تعظیم اور محبت جزوِایمان ، تلاوت موجب برکات اور اس پر عمل وَسیلہ نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نورِ ہدایت سے فیض یاب ہونے اور اسے اس اَنداز سے پڑھنے کی توفیق دے جس کو اس نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے۔ آمین!

[وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِ الْعَالَمِينَ]

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

فہرست مضامین

دورِ حاضر کی مثالی درسگاہ

"كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية"

مقصـــــد: ''علوم قرآن'' کی اعلیٰ معیار پر اِشاعت وترویج۔

منہــــج: ''وفاق المدارس السّلفیہ'' کے نصاب میں کچھ ترامیم کر کے ''علوم قرآن'' مثل ''تجوید وقراءات'' سبعہ وعشرہ کا اِضافہ کیا گیا ہے۔

خصوصیت: فارغ التحصیل ہونے والا مستند عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر قاری بھی ہوگا۔ جس سے ''عالم غیر قاری'' اور ''قاری غیر عالم'' کا تصوّر ختم ہوگا —— اِن شاء اللہ!

اہمیـــت: یہ عظیم کام، جماعت اہل حدیث میں بالخصوص اور پاکستان میں بالعموم اِنفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح اُمت پر عائد خدمتِ ''قرآن وحدیث'' کے فریضہ کیلئے ایک جامع علمی وعملی پروگرام ہے۔

﴿ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالمِنَّةُ ﴾

تحریک تحفظ القرآن والحدیث

تابع

کلیة القرآن الکریم والعلوم الإسلامیة کے

پاسبان کا —— بنیادی أصول!

قرآن کریم کی ''قراءات متواترہ'' اور ''حدیث نبویﷺ'' کی اشاعت وترویج کو دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ منکرین ''قرءات وحدیث'' اوران کے ہم نواؤں سے ہماری ذاتی کوئی عداوت نہیں۔ قراءات قرآنیہ متواترہ اور حدیث نبویﷺ کا تقدس چاہتے ہیں۔

﴿ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالمِنَّةُ ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ تحفة القاري ﴾

ایک نظر میں

جس طرح اُمتِ محمدیہ پر قرآن کے معانی کا سیکھنا اور اس کے اَحکام وحدود پر عمل کرنا فرض ہے۔ اسی طرح اس پر قرآن کے اَلفاظ کو منقول وثابت طریق کے موافق اَدا کرنا بھی فرض ہے۔

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ مدارس دینیہ میں تجوید کے مطابق قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہے جس کی وجہ سے اکثر معلّمین اس علم سے ناواقف ہوتے ہیں، اور طلباء کا اس علم سے نابلد رہنا ایک بدیہی اَمر ہے۔

چنانچہ! اسی اہم ضرورت اور افادۂ عام کے پیش نظر ۔ طویل اور فنی اصطلاحات سے ہٹ کر۔ ''ترتیل وتجوید'' کے چند ضروری ''قواعد وضوابط'' کو عملی طور پر کیسٹ میں ریکارڈ کر کے عام فہم اَور آسان طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ عامۃ الناس بالعموم اور بچے وبچیاں بالخصوص اس سے کما حقہ مستفید ہوسکیں، اور لفظی صحت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرسکیں۔

''قواعد وضوابط'' کی پہچان اور عملی مشق کے دوران طریقۂ کار یہ اَپنایا گیا ہے، کہ کیسٹ میں مثالوں کو ٹھہر ٹھہر کر اور علیحدہ علیحدہ بولا گیا ہے، اور درمیان میں کچھ وقفہ رکھا گیا ہے۔ تا کہ سننے والا آسانی سے ان اَلفاظ کی اَدا کو سمجھ سکے، اور پھر اسی طرح بول کر اپنا تلفُّظ درست کرسکے۔ اور ساتھ ہی یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے۔ تا کہ کیٹ سے سنتے وقت یہ سامنے رہے اور اَلفاظ نظر آتے رہیں۔

بہتر ہوگا کہ کیسٹ کی خالی جگہ میں سامع طالب علم اپنی آواز بھی ٹیپ کر کے ریکارڈ شدہ آواز سے موازنہ کر کے دیکھے کہ وہ صحیح اَدا میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ (ریکارڈنگ کا یہ عمل کسی الگ کیسٹ میں کیا جائے)

ہر شخص کو چاہئے کہ وہ قرآن کو صحیح پڑھنے کی بھرپور کوشش کرے اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کچھ وقت اس علم کو سیکھنے میں صرف کرے تا کہ مطلوب انداز میں قرآن کے حسن سے تعلق قائم ہوسکے، اور پھر اس کی بدولت ''تلاوتِ قرآن'' کی تمام تر فضیلتیں حاصل ہوسکیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں استدعا ہے کہ وہ اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرما کر میرے لئے اَور میرے والدین واساتذہ کرام کیلئے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ آمین یا ربَّ العالمین

(المولف)